New Era Magazine

ہماری دوستی بے مثال

از قلم ثانیہ انصاری

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(Continue Novel)

ہماری دوستی بے مثال

از ثانیہ انصاری

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

محبت روگ ہوتی ہے، محبت سوگ ہوتی ہے

محبت کے دیوانے کو محبت موت دیتی ہے

محبت ایک جزبہ ہے محبت ایک سے نبھاوں

محبت ہر شخص سے کرنے سے محبت روٹھ جاتی ہے

محبت دل سے ہوتی ہے اسے کرنی نہیں پڑتی

محبت دل کا معاملہ ہے محبت دل سے نبھاؤں

محبت ہر شخص سے ہو جائے محبت وہ نہیں ہوتی

محبت خون کے مانند رگو میں دوڑتی ہی رہتی ہے

از قلم ثانیہ انصاری

کمینہ سالہ منھوس آدمی دھوکے باز

تیرے گالی دینے سے وہ آ نہیں جائیگا

صارم نے دانت پیس کر کہا حمزہ کب سے طلحہ اور ذوہان کو گالی دے رہا تھا جو بھاگ گئے تھے کل طلحہ کا آسانی سے حامی بھرنا اب سمجھ آیا تھا وہ آج یونی نہیں آیا تھا اور ذوہان کو ساتھ میں لیکر نہ جانے کہاں چلا گیا تھا

وہ خبیث ایک بار میرے ہاتھ لگ جائے،

حمزہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کرے

اب میں کیا کروں ہاں

حمزہ نے جھنجھلاہٹ اور غصے میں کہا

کرنا کیا ہے، یہ ہے نہ

صارم آرام سے چلتے ہوئے حمزہ کے ساتھ چیئر پر بیٹھ کر شان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

میں نہیں بننے والا تیرا باپ

شان بدک کر اپنی چیئر سے کھڑا ہو گیا

میں تُجھے باپ بننے کو کہاں کہے رہا ہوں، میں تو نقلی باپ بننے کو کہے رہا ہوں

حمزہ نے اسکا بازوں پکڑتے ہوئے کہا جو اُنکا ارادہ جان کر بھاگنے کے درپہ تھا

یار کرکٹ کھیلی ان دونوں کمینوں نے، بال مارا طلحہ نے، پھنسا تو، اور نقلی باپ میں بنو،

شان نے صدمے و غصے سے کہا

یار تو میرا دوست ہے نہ، تو میرے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتا

حمزہ نے اُسے ایموسنل بلیکمیل کرتے ہوئے کہا

تیرا دوست تو وہ دونوں بھی تھے،وہ دونوں نے کیا کیا؟

شان نے چبا چبا کر کہا

یار بھاڑ میں بھیج انکو،تو بس اسکا نقلی باپ بن سر مبین سے مل اور دفع ہو۔۔مطلب مت دفع ہونا

اسکے گھورنے پر صارم نے تصیح کی

نہیں بنے گا تو؟

حمزہ غصے سے بولا

نہیں

ایک لفظی جواب

یار بن جا تو جو کہے گا میں وہ کرونگا پلز بنجا

حمزہ اب منت پر اُتر آیا

شان انکار کرنے والا تھا جب کچھ یاد آنے پر اسکی آنکھیں چمکی

جو کہونگا وکریگا

شان نے پوچھا تو حمزہ نے جلدی سے اس بات میں سر ہلایا

سوچ لے

شان نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے لب کاٹتے ہوئے کہا

ہاں ہاں سوچ لیا

حمزہ نے بنا سوچ سمجھے حامی بھر دی

اوکے

چلو تب وہ کہے کر چل دیا وہ تینوں کسی خالی جگہ پر آ گئے اور شان کو نقلی داڑی، مونچھ اور بال لگاتا، اچھے سے اسکا حلیہ بدل دیا

چلے

حمزہ نے کہاں اور اب اُن تینوں کا رخ پروفیسر مبین کے کیبن کی طرف رخ کیا

کتنا کمینہ ہے بے تو

ذوہان نے طلحہ کو کہا جو کار ڈرائیو کر رہا تھا

جیتنا نظر آتا ہے تُجھے اس سے کئی زیادہ

طلحہ نے ہنستے ہوئے کہا

وہ بیچارہ تیری وجہ سے پھنسا ہے

ذوہان نے ہنستے ہوئے کہا

معلوم ہے مجھے

اسنے ڈھٹائی سے کہا

کمینے چل اب اُتر

طلحہ نے کار ایک ریسٹورینٹ کے آگے روکتے ہوئے کہا

تُجھ سے کم کمینہ ہوں

ذوہان نے کار کا دوڑ بند کرتے ہوئے کہا اور ریسٹورینٹ کے اندر قدم بڑھائے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مے آئی کم ان سر

حمزہ نے پوچھا

یس کم ان

سر نے نظر اٹھا کر دیکھا جہاں ایک جانب حمزہ اور ایک انجان شخص کو پایا

سر یہ میرے ڈیڈ ہے

حمزہ نے شان بنے سہیر آفندی کے جانب اشارہ کیا

بیٹھیے سہیر صاحب

سر نے سہیر آفندی (شان) کو کہا

جی تو بتاے یہاں بلانے کی وجہ

سہیر آفندی (شان) نے چیئر پر بیٹھ کر آواز بھاری کرتے ہوئے کہا، حمزہ ایک سائڈ پر کھڑا تھا

آپکے بیٹے کے متعلق بات کرنی ہے

سر مبین نے حمزہ کو گھور کر سہیر آفندی (شان) سے کہا

آپکے بیٹے نے کل کیا حرکت کی ہے آپکو پتہ ہے، صرف کل ہی نہیں یہ اور انکے دوستیں روز ایسی حرکت کرتے رہتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنکا جواب سنے بغیر سر نے اپنی کہی

اچھا آپ کہیں مجھے کرکٹ والی بات تو نہیں بتانے کے لیئے بلایا ہے نظر انداز کریں سر یہ تو بچے ہے

سہیر آفندی (شان) نے سر کے کچھ کہنے سے پہلے ہی بات کو نظر انداز کرنے کو کہا

اور سر بیچارے تو صدمے سے اُنہیں ہی دیکھنے لگے اور دل میں آنے والا پہلا خیال (جیسا باپ ویسا بیٹا)

لگتا ہے آپ کے بیٹے نے آپ کو سب بتا دیا ہے

سر نے آواز کو نرم رکھنے کی کوشش کی

وہ کیا ہے نہ سر میرا بیٹا ہر بات مجھے بتاتا ہے،

سہیر آفندی (شان) نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے جواب دیا حمزہ اپنا سر جھکائے

مسکراہٹ کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا

آپکو تو اپنے بیٹے کو روکنا چاہیے، مگر آپ ہنس کر اُنہیں اور بڑھا وا دے رہے ہے

سر نے طنزیہ کہا

نہیں سر ہم جب سٹوڈنٹ تھے تو ہم سے بھی تو چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہو ہی جاتی تھی

شہیر آفندی (شان) ہلکی مسکراہٹ سے کہا

چھوٹی غلطی تو نہیں ہے

سر مبین نے کہا

آپ کو تو صرف بال لگی ہے نہ ہم نے تو بال بیٹ دونوں مارا تھا وہ بھی پرنسپل کو لیکن

شکر تھا کچھ نہیں ہوا

شہیر آفندی (شان) ہنسے ہوئے کہا

کیا آپ ان کے باپ ہی ہے

سر مبین نے اُنکی حرکتوں پر شک کرتے ہوئے کہا شہیر آفندی (شان) کی سانس اٹکی

کیا کہے رہے ہے سر آپ دیکھے ڈیڈ کی حالت

حمزہ نے سہیر آفندی (شان) جانب اشارہ کیا جو جان بجھ کر تیز تیز سانس لے رہا تھا حمزہ نے دل ہی دل میں اسکی ایکٹنگ کو داد دی

کیا ہو رہا ہے آپ کو، آپ نے میری پوری بات نہیں سنی

سر مبین نے شہیر آفندی (شان) کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر گھبراتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے آپکا

سر مبین کی پوری بات سنتے ہوئے شہیر آفندی (شان) نے ویسے ہی سانس لیتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا مطلب آپ ڈیڈ کم دوست زیادہ لگتے ہے

سر مبین نے بات بدلنے میں ہی عافیت جانی

دوست ہی تو ہے

اُنکی پوری بات سنتے اسکے جان میں جان آئی

دوست ہی تو ہے

وہ ہلکی آواز میں بڑبڑایا

کیا کہا آپنے

سر نے شہیر آفندی (شان) سے نا سمجھی سے پوچھا

ک۔۔کچھ نہیں

شہیر آفندی (شان) نے گڑ بڑا کر کہا

اچھا اب میں چلتا ہوں ایک اہم میٹنگ ہے آج

شہیر آفندی (شان) کھڑے ہوتے ہوئے واچ پر نظر گاڑے کہا کیو کہ اب اُسے مزید ہنسی ضبط نہیں ہو رہی تھی

آپ سے مل کر اچھا لگا

سر مبین نے اُن سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

پر مجھے نہیں لگا

شہیر آفندی (شان) جھٹ سے سوچ سمجھے بغیر کہا

آئی مین بہت زیادہ اچھا لگا

شہیر آفندی (شان) جلدی سے تصیح کر کے روم سے باہر نکل گئے

اچھا سر اب میں بھی چلتا ہوں لیکچر کا ٹائم ہو رہا ہے

حمزہ نے سر سے کہا

ایسے کہے رہے ہو جیسے تم ہی تو ٹاپ کرتے ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر مبین نے جل کر کہا حمزہ نے اپنی بتیسی نمائش کی

جاؤ یہاں سے

سر مبین نے کہا تو وہ روم سے باہر نکل آیا اوشان کو ڈھونڈنے لگا

بس کر بکرے کتنا کھائے گا

طلحہ نے ذوہان کو ہر بار کی طرح کہا جملہ پھر سے دوہرایا

تو بھی کھا کسی نے روکا ہے تُجھے

ذوہان نے پزا کی ایک سلائز اٹھاتے ہوئے کہا اُسے کہاں کسی کی پرواہ تھی اُسے جو صحیح لگتا تھا وہی کرتا تھا وہ ذوہان ابراہم خان تھا کسی کی نا سن نے والا صرف اپنی کرنے والا

اب تیرے جیسا تو نہیں کھا سکتا نا

طلحہ نے طنز کیا

ویسے ایک بات بتا اتنا کھاتا ہے تو جاتا کہاں ہے

طلحہ نے پھر سوال کیا، کھا وہ رہا تھا اور ہضم طلحہ کو نہیں ہو رہا تھا

تو ایک بات بتا

ذوہان نے چڑ کر پوچھا

پوچھ

طلحہ نے کہا

تُجھے اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے میرے کھانے پر

ذوہان نے پزا کی آخری سلائس اٹھائی اور ٹیبل پر پڑا کار کی چابی لی اور کھڑا ہو گیا

میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا

طلحہ نے بھی کھڑے ہوتے کہا

اچھا سن اس والٹ میں پیسے ہے تو اپنا اور میرا پیمنٹ کر کے آ میں کار میں تیرا ویٹ کر رہا ہوں

ذوہان نے اپنی جیب سے والٹ نکال کر اُسے پکڑائی

اتنا بڑا دل تیرے پاس کہاں سے آیا

طلحہ نے حیرانگی سے پوچھا

جلدی آ

ذوہان نے اسکی بات نظر انداز کر کے آگے بڑ گیا

طلحہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کاؤنٹر پر گیا اسنے جیسے پیمنٹ کرنے کے لئے پیسے نکالنے چاہے مگر خالی والٹ اسکا منہ چڑا رہا تھا طلحہ کو خدشہ محسوس ہوا، ایک سیکنڈ کہے کر باہر

کی طرف بھاگا اور سامنے ذوہان کو کار میں بیٹھا پایا

یار یہ تو خالی ہے

طلحہ نے ذوہان کے سامنے والی لہراتے ہوئے کہا

پتہ ہے

ذوہان نے اگنسین میں چابی گھماتے ہوئے مسکرا کر کہا

کمینے اگر تو گیا نا اچھا نہیں ہو گا تیرے ساتھ

طلحہ نے اُسکا ارادہ جان کر چبا چبا کر بولا

جا تو پیمنٹ کر میں تو گھر چلا

ذوہان نے کہے کر کار اسٹارٹ کر دی

نو تُو ایسا نہیں کرے گا

طلحہ نے تنبیہ کی

میں بالکل ایسا ہی کرونگا

ذوہان دل جلانے والی مسکراہٹ اسکی طرف اچھال کر گاڑی زن سے اُڑا لے گیا

کمینہ منحوس آہ

طلحہ غصے سے کہے کر سامنے کھڑی کار پر اپنا پاؤ مارا مگر الٹا درد اُسی کو ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کا تو دن ہی منحوس ہے، اس سے بچنے کے لئے بھاگا تھا یہاں آکر پھنس گیا

طلحہ بڑبڑاتے ہوئے کاؤنٹر کے جانب بڑھا، پیمنٹ کر کے باہر نکلا

یہ لو اب ٹیکسی میں خوار ہوں

طلحہ جھنجلا کر کہا

شان جو ایک خالی کلاس میں بیٹھا اپنا حلیہ بدلنے والا تھا سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر

اسکی آنکھیں چمکی اور ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ کا احاطہ ہوا وہ آگے بڑھا اور اس وجود

کا ہاتھ اپنے گرفت میں لے کر ایک جھٹکے سے اندر کھینچا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے اُس ادھیڑ عمر کے آدمی کو دیکھا اور ایک جھٹکے سے

اسکے پیٹ میں اپنا پاؤ مار کر اُسے دور دھکیلا شان لڑ کھڑاتے ہوئے پیچھے ہوا اور نور کی

جرات پر ایک جاندار مسکراہٹ نے اسکے لبوں پر بکھری

کون ہو تم

نور نے چبا چبا کر کہا

پہچان لو

شان نے اسکے جانب ایک قدم بڑھائے بھاری آواز میں کہا

پہچان چھپا کر پھرا نہیں کرتے

نور نے اسکی مونچھ پر چوٹ کی جو ٹیڑھی ہو گئی تھی

شان نے نہ سمجھی سے اپنی مونچھ دیکھی اور پھر مسکرا کر مونچھ کو نکال دیا

اب بھی نہیں پہچانا

شان نے اسکے جانب ایک قدم بڑھائے ہونٹوں پر مسکراہٹ مسلسل تھی

نور نے کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اُسے پہچاننے کی کوشش کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اففف یار تمہیں میں پہچانا نہیں جارہا

شان نے جھنجلا کر کہتے ہوئے داڑی اور وگ نکال دی

تم

نور نے اُسے گھورا

ہاں میں

شان نے مسکرا کر کہتے ہوئے اسکے مقابل کھڑا ہو گیا

یہ کیا حرکت تھی

نور نے کہا

بس ایسے ہی

شان نے مسکرا کر کہتے ہوئی کندھے اچھکائے

اگر تمہارے بتانے میں تھوڑی دیر ہوتی نا میں اس ریوالور کی ساری بلٹ تمہارے اندر اُتار دیتی

نور نے ہاتھ میں پکڑے ریوالور کے جانب اشارہ کیا

تم تو ہو ہی ڈایین اور کیا کر سکتی ہو

شان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا کچھ تھا اسکی آنکھوں میں جو نور کو نظر چرانے پر مجبور کر گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شان۔۔تو

جبھی حمزہ کلاس نے داخل ہوا نور کو دیکھ کر اسکی بات ادھوری رہے گئی نور اور شان کی بھی نظر اُن پر پڑی

کیا ہے بے کیوں گلا پھاڑ پھاڑ کر چلا رہا ہے

شان نے اُسے کہا

چپ گدھا۔۔

حمزہ کی بات شان نے کاٹی

عزت سے بات کر باپ ہوں میں تیرا

شان نے مصنوعی رعب جھاڑا

نقلی باپ

حمزہ نے تصیح کی

اب کیا دن آ گئے ہے دوست کا باپ بن کر گھوم رہا ہوں

شان نے ہنستے ہوئے کہا

یار ویسے کمال کی ایکٹنگ کی ہے تو نے میری تو ہنسی ہی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی

حمزہ نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا وہ دونوں تو نور کی موجودگی فراموش کر چکے تھے

بس دیکھ لو کبھی غرور نہیں کیا

شان نے کولر جھاڑی

تم دونوں نے سر کو بیوقوف بنایا اب دیکھنا میں یہ سر کو سناونگی

اسنے اُن دونوں کی باتوں کو ریکارڈ کر لیا تھا، اب وہ سنا رہی تھی اور وہ دونوں کے چہرے

پر ایک رنگ آ رہا تھا تو ایک رنگ جا رہا تھا

نور تم ایسا نہیں کروگی

شان نے تنبیہ کی

کرونگی میں

نور نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہے کر کلاس سے باہر نکل گئی

اففف یار، ایک مصیبت جاتی نہیں دوسری آجاتی ہے

حمزہ نے دانت کچکچا کر کہا

آج کا دن ہی منحوس ہے، پہلے تیرا باپ بنا اب اسکا ثبوت کسی اور کے پاس ہے

شان نے دانت پیس کر کہا

یہ سب اس کمینے طلحہ کی وجہ سے ہوا ہے، نہ وہ کھیلتا نا سر کو بال لگتی اور نہ نقلی باپ بن نا پڑتا تُجھے

حمزہ نے کلاس سے نکلتے سارا ملنا طلحہ کے اوپر ڈال دیا

اور یہ صارم کہاں ہے

شان نے پوچھا

پتہ نہیں یار اب، چل لیکچر کا ٹائم ہو رہا ہے

حمزہ نے کہا تو شان نے سر ہلایا اور دونوں کا رخ کلاس کے جانب تھا

وہ چاروں گراؤنڈ میں بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھی جب زویا ہاتھوں میں پانی کی

چار چار بوتل لیے آئی اور اُن سب کو کچھ سوچنے کا موقع دیئے بغیر، اُن چاروں پر پانی اڈھیل دیا

وہ سب باتوں میں مصروف تھی ایکدم بوکھلا گئی ہے طوفان کہاں سے آگیا جب نظر زویا پر پڑی تو بات سمجھ آئی سب سے پہلے ہانیہ کو ہوش آیا وہ جو پینٹ کر رہی تھی اسنے پینٹ اُٹھایا اور سارا زویا کے اوپر ڈال دیا زویا اب رنگین بنی کھڑی تھی، اور وہ سب قہقہ لگا کر ہنس رہی تھی،

اب دیکھنا تم سب

زویا نے دانت پیس کر کہا اور واشروم کی طرف بڑھ گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُن دونوں نے جیسے ہی کلاس میں قدم رکھا تھا اُن تینوں کو بینچ پر بیٹھا پایا طلحہ کی شکل دیکھ کر حمزہ کا دماغ گھما مگر طلحہ نے اُسے دیکھ کر بتیسی دکھائی حمزہ اُسے نظر انداز کرتے ہوئے جا کر اُن کے پیچھے والی بینچ پر بیٹھ گیا اور شان بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا

تم۔۔۔

ذوہان کچھ بولتا کی کلاس میں سر داخل ہوئے، ہر طرف خاموشی چھا گئی اب سر بورڈ پر کچھ لکھ رہے تھے

یہ تو کیا کر رہا ہے

حمزہ نے شان سے پوچھا جو کاغذ کا نا جانے کیا کر رہا تھا

ابھی دیکھ لینا جانی

شان نے شیطانی مسکراہٹ سے کہے کر پھر اپنے کام میں مگن ہو گیا، حمزہ کندھے اچکا کر سر کی طرف متوجہ ہو گیا، سارے سٹوڈنٹ سر کی طرف متوجہ تھے جب شان نے کاغذ کا جہاز بنا کر سر کی طرف اچھالا حمزہ تو نہیں دیکھ پایا مگر ذوہان۔ جو بیزاری سے اِرد گرد دیکھ رہا تھا اسکی نظر اس پر پڑھ گئی، اور اب وہ آنکھیں پھاڑے سر کے جانب دیکھ رہا تھا، سر جو لکھنے میں مگن تھے اُنکے سر پر جہاز لگا انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ذوہان آنکھیں پھاڑے اُنہیں کو دیکھ رہا تھا اور سر کے دیکھنے پر وہ گڑ بڑا کر اِرد گرد دیکھنے لگا اسکے ایسا کرنے پر سر کا سارا شک ذوہان پر گیا اور شان تو ایسے بیٹھا تھا جیسے یہ کارنامہ کسی اور نے کیا ہو

اسٹینڈ آپ ذوہان ابراہم خان

سر کی گرجدار اواز کلاس میں گونجی ذوہان نے تھوک نگلا مگر شان کو گھورنا نہیں بھلا جو اپنا قہقہ بہت مشکل سے ضبط کیئے بیٹھا تھا

یس سر

ذوہان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

یہ کیا حرکت کی ہے

سر نے کاغذ کا جہاز اسکود کھاتے ہوئے غصے بھرے لہجے میں کہا

سر میں نے نہیں پھینکا تھا اس نے پھینکا تھا

ذوہان نے شان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پر اعتماد سے کہا جو چہرے پر معصومیت

سجائے بیٹھا تھا

آپ کو شرم نہیں آتی کسی پر الزام لگاتے ہوئے

سر نے خراخت لہجے میں کہا

میں کوئی الزام نہیں لگا رہا سر، اگر آپ کو لگ رہا ہے میں نے کیا ہے تو بیشک آپ مجھے

کلاس سے باہر نکال دے

ذوہان نے چہرے پر سنجیدگی سجائے کہا اصل بات تو یہ تھی، وہ بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا تھا

اس لیئے خود ہی اسنے ایسا کہا، اور وہ تینوں بیٹھے معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے، حمزہ

کی نظر جب سر کے ہاتھ میں پکڑے جہاز پر گئی، اُسے سارا معاملہ سمجھ آگیا، اور پھر اسنے

شان کی طرف دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا، اسکے دیکھنے پر اسنے آنکھ ماری، حمزہ نفی میں

سر جھٹک کر رہے گیا

گیٹ آؤٹ فرام مائی کلاس

سر نے غصے سے کہا اور ذوہان جو چاہتا تھا وہ ہو گیا وہ مصنوعی افسردہ چہرہ لیئے اپنا بیگ لے کر آگے بڑھ گیا تھوڑی دور جانے کے بعد وہ پیچھے مڑا، اُن چاروں کو دیکھا اور پھر شان کو، اُسے دیکھ کر وہ اسکے لبوں پر مسکراہٹ رینگی اور ایک آنکھ دبا کر کلاس سے باہر نکل گیا، سر پھر سے بورڈ کی طرف متوجہ ہو گئے، اور شان کو بلکل بھی اچھا نہیں لگا رہا تھا ذوہان کا ایسے چلے جانا مطلب اتنی کم بے عزتی ہوئی اسکی، اُسے مزا نہیں آیا، وہ اب کچھ اور سوچ رہا تھا

کچھ وقفے بعد کلاس میں سٹی کی آواز گونجی سر نے پیچھے مڑ کر دیکھا سب کو مصروف دیکھ کر پلٹ گئے

صارم سن

شان نے تھوڑا آگے ہوتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں صارم کو اپنی طرف متوجہ کیا

کیا ہے

صارم جو بہت دھیان سے پڑھنے میں مصروف تھا اسکے مخاطب کرنے پر چڑ کر پوچھا

میں تھوڑی دیر بعد پھر سٹی بجاونگا، تو دھیان رکھنا

شان نے ایسے کہا جیسے بہت اہم بات ہو

بجا، مجھے مت پریشان کر

صارم نے کہے کر پھر پڑھنے میں مصروف ہو گیا

کچھ دیر بعد پھر شان نے سٹی بجائی، سر کا بورڈ پر ہاتھ چلتا رکا،

کون یہ بیہودہ حرکت کر رہا ہے

سر نے خرخت لہجے میں سارے سٹوڈنٹ کو گھورتے ہوئے پوچھا

سر اس نے، میں نے دیکھا تھا اسے

شان نے معصومیت سے صارم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا صارم کو حیرت کا جھٹکا

لگا، حمزہ نے شان کو گھورا جو کب سے اسکی حرکتیں برداشت کر رہا تھا، طلحہ اس سب

سے لاتعلق بیٹھا تھا، اور صارم حیرت سے کبھی شان کو دیکھتا تو کبھی سر کو

بتانا پسند کرینگے صارم ذولفقار

سر نے طنزیہ لہجے میں پوچھا

سر یہ جھوٹ بول رہا ہے اس نے سٹی بجائی تھی

صارم نے بوکھلا کر جلدی جلدی بولا سر نے شان کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا

نہیں سر میں ایسا کیوں کرونگا

شان کے چہرے پر معصومیت برقرار تھی اسکی معصومیت دیکھ کر تو کوئی بھی اس سے

ایسے حرکت کی اُمید نہیں کر سکتا

جھوٹ۔۔ سر جھوٹ بول۔۔۔

گیٹ آؤٹ

صارم کی آواز سر کی دھاڑ سے بند ہوئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر۔۔

صارم نے کچھ کہنا چاہا

گیٹ آؤٹ

سر نے پہلے سے بھی زیادہ تیز آواز میں کہا صارم نے شان کو گھور کر اپنا بیگ اُٹھایا اور

کلاس سے باہر نکل گیا

افف یار مجھے مزا نہیں آرہا چل ہم کلاس سے باہر چلتے ہے

تھوڑی دیر بعد شان نے حمزہ سے دھیمے لہجے میں کہا، شان بیٹھے بیٹھے اُکتا گیا تھا حمزہ نے

اُسے گھورا

ابھی کلاس ختم ہو جائیگی

حمزہ نے دانت پیس کر کہا پھر جیسے تیسے کر کے وہ بیٹھا رہا، اور کلاس ختم ہوتے ہی وہ ایسے نکلا جیسے اسکے پیچھے غنڈے پڑے ہو

ذوہان جو راہداری سے گزر رہا تھا اُسے ایک جگہ زویا کھڑی نظر آئی جب اسکی طرف پہونچا تو، وہ بہت ساری چاک کو چور کرنے میں مصروف تھی

یہ کیا کر رہی ہو

ذوہان نے نہ سمجھی سے پوچھا

آآآآ

اسکے اچانک بولنے پر زویا ڈر کر چیخ ماری

کیا ہے یار کان کیوں پھاڑ رہی ہو

ذوہان نے کان میں انگلی ٹھوس کر چلایا زویا نے اُسے دیکھا اور اسکی چیخ بند ہوئی

تم؟ ایسے کون آتا ہے

زویا نے گھور کر اُس سے پوچھا اور پھر اپنے کام میں مگن ہو گئی

جن تو ایسے ہی آتے ہے نہیں تم سے بہتر کون جان سکتا ہے

ذوہان نے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے کہا

آخر تم نے مان لیا، تم جن ہو

زویا نے فاتحانہ مسکراہٹ سے کہا

تم نے کہا تھا، ماننا تو پڑے گا ہی

ذوہان نے گہری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

دیکھوں میرا اہتھیار تیار ہے

زویا نے اُسے چاک کا چور دیکھتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا کیا کروگی

ذوہان نے پوچھا

دیکھنا تم چلو آؤ

زویا نے کہے کر آگے قدم بڑھا دیئے

شان نکل کر باہر آیا تو سامنے ہی گراؤنڈ میں وہ اُن سب کے ساتھ بیٹھی نظر آئی اور اسکے پاس ہی فون پڑا تھا، شان اسکی طرف آیا، اور بنا پوچھے اسکا فون اٹھالیا نور جو مزے سے ہانیہ کا آرٹ دیکھ رہی تھی، جو وہ کبھی کبھی شوق میں بنایا کرتی، تھی اسکی نظر شان پر

پڑی وہ ہاتھوں میں اسکا فون لیئے کھڑا تھا

میرا فون دو

نور جلدی سے کھڑی ہو کر شان کی طرف لپکی

پہلے تم اسکا پاسورڈ بتاؤ

شان نے ہاتھ میں پکڑے فون کو اونچا کرتے ہوئے کہا، وہ تینوں نہ سمجھی سے اُنہیں

دیکھ رہی تھی

کیوں بتاؤ

نور نے اُسے گھورا

کیونکہ تم نے میری اور حمزہ کی باتیں ریکارڈ کی تھی

شان نے بھی جواب دیا

یہ کیا ہو رہا ہے

جبھی طلحہ وہاں پہونچا اور اسکے پیچھے حمزہ اور صارم بھی تھے

اچھا دو میں ڈیلیٹ کر دیتی ہوں

نور نے تحمیل سے کہا اور ہاتھ آگے بڑھایا

نہیں پہلے پاسورڈ؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شان اپنی بات پہ قائم رہا

اچھا ٹھیک ہے دو میں انلاک کرتی ہوں

نور نے جھنجھلا کر کہا شان نے مسکراتے ہوئے اُسے فون پکڑا دیا لیکن اپنی نظر اسکے فون سے ہٹانا نہیں بھولا

لو

نور نے فون انلوک کر کے اسے دیا تو وہ تھوڑا دور جا کھڑا ہوا اور جلدی جلدی ریکارڈر ڈیلیٹ کیا اور اپنے فون میں کال کر کے ہسٹری ڈیلیٹ کر دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں بھی ڈیلیٹ کر سکتے تھے

نور نے دانت پیس کر کہا اور اسکے ہاتھ سے فون جھپٹ کر واپس مڑ گئی

لیکن جو کرنا تھا وہ تو نہیں کر سکتا تھا نا

شان مسکرا کر اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے خود کلامی کی اور اسکے پیچھے چل پڑا

سنو

زویا نے رازدانی سے ذوہان کو مخاطب کیا

ہمم

ذوہان نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

یہ لو جیسے ہی ہم وہاں پہنچینگے،اُنہیں سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر حملا کر دیناا وکے

زویانے ذوہان کے ہاتھوں میں چاک کا پاؤڈر دیتے ہوئے کہاوہ دونوں اُن سب سے

تھوڑے فاصلے پر کھڑے تھے

اوکے وچ،مزا آنے والا ہے

ذوہان نے مسکراتے ہوئے کہازویانے وچ کہنے پر اُسے گھورا مگر وہ نظرانداز کرتے

ہوئے آگے بڑھ گیازویا بھی اسکے پیچھے لپکی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو گائز

وہ دونوں پہنچ کر ایک ساتھ اُن سب کو اپنی طرف متوجہ کیا،اس سے پہلے اُن سب میں

سے کوئی کچھ کہتاوہ دونوں پورا پاؤڈر اُن سب پر اچھالا ہر طرف دھواں دھواں ہو گیا

جب دھند چھٹی تو اُن دونوں کے چھت پھاڑ قہقے گنجے

ہاہاہاہاہا یہ ایلینز کہاں سے آ گئے

زویا نے ہنستے ہنستے کہا

ہم نے بنائے ہے

ذوہان نے بھی اسکا ہنسنے میں بھرپور ساتھ دیا

وہ سب کا چہرہ پورا سفید ہو گیا تھا اور بال سفید ہونے کے ساتھ ساتھ کھڑے ہو گئے تھے عجیب آتما لگ رہے تھے سب، جب اسے بھی جی نہ بھرا تو ذوہان نیچے پڑا پینٹ اُٹھایا اور ایک ایک کر کے اُن سب پر خالی کر دیا اب وہ سب رنگین بت بنے آنکھیں پھاڑ کر کھڑے تھے اُن کے چہرے اور کپڑوں پر مختلف رنگ بکھرے تھے اُنہیں پہچاننا مشکل ہو رہا تھا یہ انسان ہے یا ایلینز، ایک تماشا سا لگ گیا تھا سارے سٹوڈنٹ ہنس ہنس کر بے حال ہو رہے تھے کوئی اُنکی ویڈیو بناتا تو کوئی فوٹو کھینچ رہا تھا

یہ دیکھیے گا یز یونیر سٹی میں آٹھ آٹھ ایلینز نے اپنا قبضہ جمایا ہوا ہے نہ جانے یہ آسمان سے یہاں کیسے ٹپک گئے

ذوہان نے فون میں لائیو ویڈیو چلاتا بولا

تو بولے لمبے والے ایلین کیا آپکے کے پرنٹس نے آپ کو گھر سے نکال دیا ہے یا آپ بھاگ کر آ گئے ہے

زویا بک کو فولڈ کر کے مائک بنایا ہوا تھا وہ حمزہ کے آگے کھڑے ہو کر کسے رپورٹر کی طرح سوال کر رہی تھی

بند کرواسے

حانم نے چلا کر ذوہان سے کہا جو سب کا لائیو ویڈیو بنا رہا تھا

آپ نے جواب نہیں دیا لمبے والے ایلین

زویا نے پھر ہنستے ہوئے پوچھا

چپکلی کس جنم کا بدلہ لیا ہے تم نے مجھ سے پوری پر سنیلیٹی کا کباڑا کر دیا

شان نے دانت پیس کر کہتے ہوئے ذوہان کے ہاتھ سے فون جھپٹا اور اپنی شکل دیکھ کر خود جناتوں کی طرح ہنسنے لگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو گائز میں ایلین، آپ سب کو تجسس ہو رہا ہو گا میں کہاں سے آیا ہوں تو میں بتاتا ہوں میں ایلین کے یویر فو سے آیا ہوں دراصل میں آیا نہیں ہوں میں بھاگا ہوں وہ کیا ہے نہ مجھے گھومنا تھا ایک ہی جگہ رہے کر بور ہو گیا تھا تو میں اپنے گھر سے بھاگ گیا اور بے مقصد سڑک پر دوڑنے لگا جب اچانک سڑک دو حسو میں بٹ گئی اور میں گرتے گرتے یہاں پہنچ گیا، آپ کو پتہ ہے جب میں گر رہا تھا تو میں نے ہر جگہ دیکھا تھا مجھے بہت مزا آیا تھا دل کر رہا تھا میں ویسے ہی آسمان میں اٹکا رہوں لیکن میں زمین پر ٹپک گیا، یہاں بھی مجھے بہت مزا آرہا ہے، آپ انسانوں سے مل کر

شان ایسے بتا رہا تھا جیسے وہ ایلین ہی ہو،اُن سب کو تو پہلے اُنکی حرکت پر غصہ آرہا تھا مگر اب مزا آرہا تھا

میں بھی کچھ کہنا چاہونگا مسٹر اینڈ مس انسانوں

صارم نے کہے کر شان کے ہاتھ سے فون جھپٹا

کیسے ہو انسانوں مجھے آپ سب سے مل کر بہت اچھا لگا، لیکن میں تو آپ سب سے ملا ہی نہیں ہوں، خیر کوئی بات نہیں پھر بھی مجھے اچھا لگا،وہ کیا ہے نہ میں اکثر بے کار چیز کو دوسرے کا دل رکھنے کے لیے اچھا کہے دیا کرتا ہوں، لیکن مجھے وہ اچھا نہیں لگتا،اب دل رکھنے کے لئے ایسا تو کر ہی سکتا ہوں، خیر چھوڑیے میں بھی نہ جانے کیا کیا باتیں لے کر بیٹھ گیا، چلیے میں آپ سب سے ان سب کا تعارف کروا دیتا ہوں،ان سے ملئے یہ ہے شان ظفر علی "دی فینس بیز نیسمین" ظفر علی کی اکلوتی اولاد جو بڑی نکمی ہے اور منہوس ہے اور،اور مجھے اسکے بارے میں بتانے کا دل نہیں کر رہا، چلیے آپ سب ان سے ملے یہ حمزہ شہیر آفندی یہ ایک نمبر کا منہوس ہے، شان سے بھی زیادہ منہوس، جیتنا ہو سکے اتنا کم اسکا چہرا دیکھیے گا،اکچول۔۔۔

صارم کے ایسے تعارف کروانے پر حمزہ نے اُسے گھورا اور اسکے ہاتھ سے فون جھپٹا

ہیلو معذرت کی اس موٹے نے میری شان میں گستاخی کی پر آپ سب برا نا مانے میں اتنا اچھا ہوں آپ سب تو جانتے ہی ہونگے، میں جہاں بھی جاؤں وہاں بہار آجائے سارے پھول کھل جائے، برسات ہو جائے، اب مجھے شرم آرہی ہے خود کی تعریف کرتے ہوئے خیر چھوڑے میں آپ سب کی جھوٹی تعریف کر دیتا ہوں، مجھے لگتا ہے آپ سب بہت خوبصورت ہونگے، آپ سب کے پاس عقل ہو گی، دماغ ہو گا، مجھے دماغ سے ایک بات یاد آگئی، اسے دیکھے سب، اور غور سے دیکھیے، ہاں ہاں یہ وہی ہے جسکے پاس دماغ نہیں ہوتا، عقل نام کی چیز نہیں ہوتی، جی جی یہ وہی ہے گدھی اُلو۔۔۔

حانم کو اپنے بارے میں یہ سب سن کر تپ چڑی اسنے فون جھپٹا

ہیلو، یہ یویر فوکا سب سے سڑا ہوا ایلین اگر سڑی ہوئی چیز بھی اسے دیکھ لے نہ وہ سڑ سڑ کر اور سڑا ہو جائے، اس سے آپ تو سمجھ ہی گئے ہونگے کتنا سڑا ہے یہ، آپ کو پتہ ہے، آپکو بھلا کیسے پتہ ہو گا میں نے تو ابھی تک آپکو بتایا ہی نہیں چلو اب بتا دیتی ہوں یہ جو کہے رہے تھے کی یہ منہوس ہے بلکل ٹھیک کہے رہے تھے اگر یہ کسی خوبصورت جگہ چلا جائے نہ وہ بدصورتی میں تبدیل ہو جائیگی، اگر ہرا بھرا جگہ چلا جائے نہ تو وہاں وحشت طاری ہو جائیگی، سارے درخت کے پتے جھڑ جائینگے، سارے پھول مرجھا جائینگے، روشنی میں رہے تو وہاں اندھیرا ہو جائیگا، خوشیاں رہیگی تو وہاں غم میں بدل جائیگا اور۔۔۔

حانم جو پورے گراؤنڈ کا چکر لگاتے ہوئے بولے جاتے رہی تھی کیونکہ اسکے پیچھے حمزہ پڑا تھا وہ اُسّے فون چھین نے کی کوشش میں تھا، اتنی تعریف کے بعد کوئی بھی شخص ایسا ہی کرے گا، اور آخر کار وہ فون چھین نے میں کامیاب ہو گیا

مجھے دے تو ذرا فون

طلحہ نے کہے کر حمزہ سے فون جھپٹا

ہیلو گائیز آپ سب تو مجھے جانتے ہی ہونگے میں زبیر انڈسٹریز کا اکلوتا اونر طلحہ زبیر عزیز۔۔

حانم نے اُسے فون جھپٹا جس سے اسکی بات ادھوری رہے گئی

میرا فون ہے یہ کوئی مٹھائی کا ڈبا نہیں ہے جو تم سب جھپٹ رہے ہو

ذوہان دانت پیس کر بولا

ڈبا سے کم بھی نہیں ہے

حانم تنک کر بولی

یار اسی ہزار کا فون ہے یہ ڈبا کہاں سے دکھ رہا ہے

ذوہان صدمے سے بولا اور جبھی جنت نے حانم کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا ذوہان نے اُسے گھورا

کیا ہے ایسے کیا گھور رہے ہو

جنت نے اُسے گھور کر پوچھا

فون دو میرا

ذوہان نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا

مت دینا

جبھی شان بولا

کیوں تمہارا ہے کیا جو منا کر رہے ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذوہان دانت پیس کر بولا

فون دو ذرا بہت آواز نکل رہی ہے اسکی

شان نے جنت کے سامنے ہاتھ کرتے ہوئے ذوہان کو گھور کر بولا جنت نے اُسے فون پکڑایا

توڑ دو فون، اس نے ہی ہمارا حلیہ خراب کیا ہے

جبھی ہانیہ وہاں آ کر غصے سے بولی

او ہیلو صرف میں نہیں تھا، تمہاری فرینڈ بھی تھی

ذوہان تپ کر بولا

لیکن میرا پینٹ والا آئیڈیا نہیں تھا سمجھے

زویا نے دانت پیس کر کہا

پاؤڈر والا تو تھا نا

ذوہان نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا

میں نے تم سے نہیں کہا تھا میرا ساتھ دو

زویا تڑک کر بولی

ہاں تو تمہاری شکل دیکھ کر لگ رہا تھا تمہیں مدد کی ضرورت ہے

ذوہان نے سکون سے کہا اُسے مزا آتا تھا زویا کو تنگ کرنے میں

میں نے تم سے کہا تھا

زویا تیز آواز میں بولی

ہاں تم نے ہی مجھے پاؤڈر پکڑایا تھا

ذوہان اسے زیادہ تیز آواز میں بولا

تو تمہیں بھی تو مزا آرہا تھا

زویا چیخ کر بولی

ہاں آرہا تھا تو، میں نے نہیں نہ کہا تھا یہ سب کرنے کو

ذوہان بھی چیخ کر جواب دیا

تم سارا الزام مجھے نہیں دے سکتے

زویا اور زیادہ چیخی

تمہیں ہی دونگا میں

ذوہان اور تیز چیخا

میں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چپ چپ ایکدم چپ

زویا کچھ کہنے والی تھی جب وہ سب ایک ساتھ چیخ کر بولے

کیا ہے کان پھاڑنا ہے کیا ہمارا

صارم نے کان صاف کرتے ہوئے کہا

سنو سنو ایک خوشخبری ہے

تبھی کوئی چیختا ہوا اُن سب کے پاس آیا

کیا ہے چیخ کیوں رہے ہو

طلحہ اتنا زور کا چیخا تھا کی آنے والا شخص بھی اچھل پڑا

آج میرا کان فٹ جائیگا

نور نے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا

اب پھوٹوں بھی منہ سے

شان جھنجھلا کر بولا اور زمین پر بیٹھ گیا باقی سب بھی زمین پر بیٹھ گئے

ہاں مجھے بتانا تھا کی یونی سے ٹریپ جا رہی ہے

ارسل جو طلحہ لوگوں کا کلاس فیلو تھا وہ خوشی سے بولا

کیا؟

سب چیخ کر ایک ساتھ بولے

آہستہ بولو یار میرا کان پھاڑنا ہے کیا

ارسل کان میں انگلی ٹھوستے چیخ کر بولا، اُن سب نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور

زندگی سے بھرپور اُن سب کا قہقہ گنجا

کالی اندھیری رات میں ہر طرف خوف طاری تھا، آسمان میں گھرے کالے بادل

گھیرے تھے جس سے چاند چھپا تھا، کوئی بھی تارا جگمگاتا دکھائی نہیں دے رہا تھا، ہر

طرف اندھیرا تھا، کسی بھی شے کا نام و نشان نہیں تھا، لیکن ایسے میں اس جگہ صرف دو

ہیولا نظر آرہا تھا ایک فیکٹری کے آگے کھڑا تھا اور ایک فیکٹری سے تھوڑا دور کھڑا تھا

اُنکے ہاتھ میں بم تھا، دور سے ہی اس فیکٹری سے شراب کی بو آرہی تھی،

احتیاط سے کام کرنا او کے

ایجنٹ 401 نے کان میں لگے بلیوتوتھ کے ذریعے ایجنٹ 120 سے کہا

پتہ ہے مجھے، بچا نہیں ہوں میں

ایجنٹ 120 چڑ کر کہا تو ایجنٹ 401 کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری وہ نفی میں سر جھٹک کر رہے گیا

اور بومب کو فیکٹری کی طرف اچھال کر دونوں تھوڑی دور پر جا کھڑے ہوئے اور ہاتھ میں پکڑے ریموٹ کے بٹن کو دبا دیا، ایک زوردار دھماکہ ہوا، آگ کا لاوا اٹھا، ہر طرف دھواں دھواں ہو گیا، اور انسانوں کی دردناک چیخ نکلی، آگ اب مدھم ہو چکی تھی، صرف چنگاریوں اور انسانوں کی تڑپنے کی آواز خاموشی میں خلل کر رہی تھی وہ دونوں مسکراتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے اگر کوئی نرم دل والا شخص دیکھ لیتا تو وہ وحشت سے وہی بے ہوش ہو جاتا لیکن یہ کوئی معمولی شخص تھوڑی تھے، اور پھر سب ویسا ہی چھوڑ کر کار میں بیٹھ کر منزل کو روانہ ہوئے

رات گئی صبح کا آغاز ہوا،ایک اور دن گزرا ایک اور دن کا آغاز ہوا، سردی کا موسم، کالے بادل سے گھیرا آسمان، ٹھنڈی تیز ہوا، پرندے آسمان میں پنکھ پھیلائے اڑ رہے تھے، پر سکون ماحول، وہ سب بس میں بیٹھے تھے دہلی سے چنڈیگڑھ جانے میں ابھی وقت تھا

یار میں بور ہو رہا ہوں گانا گاؤں میں

ذوہان بیٹھا بیٹھا بور ہو گیا تھا جب وہ بولا

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں گانے کی سن چکے ہیں ہم تمہارا گانا

زویا نے پہلے ہی اُسے ٹوک دیا

کوئی بات نہیں میں گا لیتا ہوں

شان نے کہا،اور گانے ہی والا تھا جب جنت بولی

کیا گاؤں گے

مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں میں لپسٹک لگالی

ایک ہی لائن میں اُن سب کے قہقے گنجے

یار تو نے تو سارا گانا ہی بدل کرر کھ دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صارم نے ہنستے ہوئے کہا

اب اتنا برا بھی نہیں گایا تھا میں نے جو تم سب ہنس رہے ہو

شان نے منہ بسورتے ہوئے کہا

اب مکھیاں بھی نہ جانے کسکو بلانے لگتی ہے، کیسی تھی وہ لائن ہاں !!' کہے مکھیاں اب چلی آ" ہاہاہاہا

حانم نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا

مجھے کیا پتہ کیا ہے، جو مجھے سنائی دیتا تھا وہی گایا تھا میں نے

شان نے منہ بسور کر کہا

تمہیں تو گانا کی ٹانگے توڑنی اچھے سے آتی ہے

ہانیہ نے کہے کر قہقہ لگایا

ایسا گانا گایا ہے کی، گانا بھی سُن کے خودکشی کر لے

نور نے ہنستے ہوئے کہا

بس بس بہت ہو گیا اتنی بے عزتی کافی ہے

شان نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا

کوئی تو گانا گاؤ میں بور ہو رہی ہو

حانم نے سب کو دیکھتے کہا

طلحہ گانا گائیں گا، تم سب کو پتہ ہے یونی میں کوئی بھی فنکشن پڑتا تھا تو سب اس سے ضد کرتے تھے گانے کے لئے

حمزہ پرجوش انداز میں کہا

نہیں میں نہیں گانے والا

طلحہ نے جھٹ سے کہا

گاؤں نہ ہم بور ہو رہے ہے

ہانیہ نے کہا

ٹھیک ہے

طلحہ کو حامی بھرنی ہی پڑی، وہ کیسے اسکے کہنے پر منا کر سکتا تھا

اہم اہم

اُن چاروں نے شرارتی مسکراہٹ لیئے طلحہ کو دیکھتے ہوئے گلا کھنکھارا

لیکن میں گٹار کے بغیر گانا نہیں گاتا

طلحہ نے اُن سب کو نظر انداز کرتے ہوئے مثلا بتایا

یہ لو میں گٹار لایا ہوں

جبھی اُن سب کا یونی فیلو نے طلحہ کو گٹار پکڑائی

طلحہ نے گٹار پر اُنگلیاں پھیری ایک دھن بجی، نظر بھٹک بھٹک کر ہانیہ پر جا رہی تھی جو اُسکا گانا سن نے کے لئے تجسس سے بیٹھی تھی

میں نے جب دیکھا تھا تجھ کو

رات بھی یاد ہے وہ مجھ کو

تارے گنتے گنتے سو گیا

طلحہ کی نظر ہانیہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھی وہ بیخودی میں اُسے ہی تکتا رہا

دل میرا دھڑکا تھا کس کے

کچھ کہا تھا تو نے ہنس کے

میں اُسی پل تیرا ہو گیا

ہانیہ کو کسی کی نظروں کی تپش مسلسل اپنے چہرے پر پڑتا دیکھ اُس نے سامنے دیکھا، جہاں طلحہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا، ہانیہ کے دیکھنے پر بھی اسنے نظر نہیں ہٹائی

آسمانوں پر جو خدا ہے

اس سے میری یہی دعا ہے

چاندیہ ہر روز میں دیکھوں

تیرے ساتھ میں

یہ مجھے ایسے کیوں گھور رہے ہے،

مسلسل اُسے اپنی طرف دیکھتے پاکر ہانیہ نے جھنجھلا کر سوچا

آنکھ اٹھی محبت نے انگڑائی لی

دل کا سودا ہوا چاندنی رات میں

او تیری نظروں نے کچھ ایسا جادو کیا

لٹ گئے ہم تو پہلی ملاقات میں

گانا ختم ہونے پر اسنے بمشکل اپنی اس پر سے نظر ہٹائی، اب تالیوں اور سٹی کی آواز گنج رہی تھی

نظروں کو ذرا کنٹرول میں رکھ بے شرم

صارم نے ہلکی آواز میں کہا

مشکل کام کہے دیا تو نے

طلحہ نے مسکرا کر کہتے ہوئے اُسے دھکا دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے حیرت ہے

حانم نے حیرت سے کہا تو سب اُس کی طرف موتوجہ ہوئے

کیا

طلحہ نے نا سمجھی سے پوچھا

یہی کی آپ تو اچھا خاصا گا لیتے ہے، یہ دونوں کیوں پھٹا ڈھول کی طرح گاتے ہے

حانم نے حیرانگی سے پوچھا تو سب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی، لیکن طلحہ نے مسکراہٹ چھپانے کی کوشش نہ کی، ذوہان اور شان صدمے سے اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے، اُنکی شکل دیکھ کر سب کے قہقے گنجے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار ہماری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے

ذوہان نے شان کے کندھے پر سر رکھتے ہوئی صدمے سے کہا

ہم نے ایک بار گانا کیا گا لیا تم سب تو بار بار مذاق ہی بنا رہے ہو ہمارا

شان تڑخ کر بولا

گانا تو نہیں گا یا تھا، ایسے گاتے ہے گانا؟

نور نے فون میں گھسے مصروف سے انداز میں کہا

تم سب مجھ سے بات مت کرو

شان نے کہے کر منہ پھیر لیا

بات کہاں کر رہے ہیں، ہم تو مذاق بنا رہے ہے

زویا نے ہنستے ہوئے کہا

چپکلی تم بولو مت

شان دانت پیس کر بولا

یہ چپکلی کیا ہوتا ہے، آپ تو گھر کہتے ہی ہے، اب ان لوگو کے سامنے تو نہ کہا کرے

زویا منہ بسورتے بولی

کیا کروں یار جب تک تمہیں چپکلی نہ کہے لو، تب تک میرا دن نہیں گزرتا

شان نے ہنستے ہوئے کہا زویا صرف منہ بسور کر رہے گئ

یہ کیا کھا رہا ہے تو مجھے دے

صارم نے حمزہ سے کہا جو بیٹھا اکیلے اکیلے بر گر ٹھوس رہا تھا، اسکے مانگنے پر حمزہ نے بر گر

پیچھے کیا

کیوں دوں میں اپنا بر گر

حمزہ کہے کر کھانے ہی والا تھا جب صارم نے اسکے ہاتھ سے بر گر جھپٹ لیا اور کھانے

لگا، حمزہ غصے سے اٹھا اور اسکے ہاتھ سے بر گر چھین نے لگا

یہ دونوں جنگلی ہر جگہ اپنا اصلی روپ دیکھا دیتے ہیں

طلحہ نے دانت پیس کر کہا

اسی چھینا چھپٹی میں بر گر اُنکے ہاتھ سے چھوٹا اور پاس بیٹھی جنت کے چہرے پر جا گرا،

جنت جو گانا ختم ہونے پر مزے سے کانوں میں ہینڈ فری لگائے آنکھ مندے بیٹھی تھی،

کچھ گرنے پر بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی صارم کو دیکھ کر اسکا دماغ گھما

تمہارا مثلا کیا

جنت تیز لہجے میں بولی

بہت سارے ہے، کون کون سے بتاؤں

صارم کو تو پہلے ہی بر گر جانے کا غم تھا، اسکے ایسے پوچھنے پر وہ بھی اس سے زیادہ تیز آواز

میں بولا

تم۔۔ تم گدھے، اُلو کے پٹھے، خبیث۔۔ ذلیل کونسی دشمنی ہے تمہیں مجھ سے، جب

دیکھوں میرے پیچھے پڑے رہتے ہو

جنت اس بار چیخ کر بولی، نہ جانے اُسے اتنا غصّہ کس بات پر آیا تھا

تم کیا ہو، خون پینے والی ڈاین، گوشت کھانے والی چڑیل، دماغ خراب کرنے والی

بددماغ، تم جہاں بھی جاؤ گی لوگ تمہاری شکل دیکھ کر وہی مر جائیں گے

صارم بھی چیخ کر بولا

سب مر جائینگے تم کیوں نہیں مرے ابھی تک

جنت چیخی

تم جیسی چڑیل کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے

صارم بھی چیخا، وہ سب اپنے کانوں میں انگلی ٹھوسے بیٹھے تھے

ہاں کیسے اثر ہوگا تم بھی تو اسی کیٹگری سے تعلق رکھتے ہو

جنت چیخی

تمہیں پتہ ہے تم بدتمیز ہو

صارم نے دانت پیس کر کہا

ہاں مجھے پتا ہے مجھ میں تمیز نہیں

جنت نے بھی ڈھٹائی سے جواب دیا

دل تو کر رہا ہے تمہیں اس بس سے دھکا دے دوں

صارم دانت کچکچاتے بولا

دل کی خواہش دل میں ہی رکھو، کیونکہ تمہاری یہ خواہش پوری نہیں ہونے والی

جنت نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا جو صارم کے غصے میں مزید اضافہ کر رہا تھا

تم جا کر اپنی شیٹ پڑ بیٹھوں، اپنی شکل مت دکھاؤں مجھے

صارم کہے کر خود اپنی شیٹ پڑ بیٹھ گیا

ہنہہہہہ

جنت منہ بگاڑ کر شیٹ پر بیٹھ گئی

عنقریب لگ رہا ہے میں بہری ہونے والی ہوں

نور کان کو مسلتے ہوئے بولی

چیخ چیخ کر دماغ خراب کر دیا ہے ان دونوں نے

حمزہ بگڑے موڈ کے ساتھ بولا

دھیمے لہجے میں بھی بات ہو سکتی ہے

ہانیہ نے اُن دونوں سے کہا

کہاں سے لگ رہا تھا یہ بات کر رہے تھے

شان نے اُن دونوں کو گھورتے کہا

چیخ رہے تھے چیخ

ذوہان نے تصیح کی

کوئی خیال ہی کر لو، گھر نہیں ہے یہ جو تم لوگ جنگلیوں کی طرح لڑنا شروع ہو جاتے ہو

زویا نے اپنا سر شیٹ کی پشت سے سر ٹکائے ہوئے کہا

تمیز نام بھی کوئی چیز ہے، جو تم دونوں میں بلکل نہیں پائی جاتی

طلحہ نے اُنہیں گھورتے ہوئے کہا

ویسے تم لوگوں کو لڑے بغیر نہیں رہا جاتا کیا

حانم نے دانت پیس کر کہا

نہیں

دونوں نے چڑ کر کہا

پتہ ہے بتانے کی ضرورت نہیں ہے

حانم نے کہے کر کان میں ہینڈ فری لگا لیا

میں۔۔

یہ۔۔

چپ ایک دم چپ تم دونوں کی آواز نہ آئے

وہ دونوں کچھ بولتے کی، جب طلحہ نے پہلے ہی خاموش رہنے کو کہا دونوں نے ایک

دوسرے کو دیکھا اور پھر ہنہہہہ کہے کر منہ پھیر لیا، ایسے ہی ہنستے مسکراتے، لڑتے

جھگڑتے، ہلا گلا کرتے سب اپنی منزل کو پہنچے

اسلام و علیکم سر

ایجنٹ 120 نے کال کرتے ہوئے سلام کیا

وعلیکم السلام بیٹا

شفقت بھری آواز اسکے کانوں میں گونجی

کیسے ہے آپ سر

اس نے اُنکا حال حوال پوچھا

الحمدللہ تم کیسے ہو

اُنہوں نے جواب کے بعد سوال کیا

میں بھی ٹھیک

مختصر جواب

وہاں کا موسم کیسا ہے

اسنے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ لی ئے کہا

جیسا ایک ہارنے والو کا ہوتا ہے

جواب بھی ویسا ہی آیا

ہنہہ ابھی کہاں سر ابھی تو بہت کچھ کرنا ہے

اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

زیادہ جذباتی مت ہو

اُنہوں نے اُسے سانت کرنا چاہا وہ اچھے سے جانتے تھے اسکے اندر کتنا درد چھپا ہے

اچھا سر اپنا خیال رکھنا رکھتا ہوں میں اب

وہ اُنکی باتوں کو نظر انداز کرتا اُنکا جواب سنے بغیر کال کٹ کر دیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جے ڈبلیو میریٹ (ہوٹل) پہنچتے ہی سب اپنے کمرے میں آرام کے لیے چلے گئے، تین دن روکنا تھا تو سب پہلے آرام کرنے لگے، پھر رات میں گھومنے جانا تھا اُن سب کو،

ابھی وہ لوگ لنچ کر کے اپنے اپنے روم میں بیٹھی تھی

کیا ہے یار اتنی دیر سے دیکھ رہی ہوں آئینے کے سامنے کھڑی ہو، اب تو آئینہ بھی ایک شکل دیکھ کر کوفت میں مبتلا ہو گیا ہو گا

نور نے جھنجھلا کر حانم کو کہا جو کب سے آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی شکل بگاڑ بگاڑ

کر دیکھ رہی تھی

یہ پاگل عورت، کر کیا رہی ہے

جب جنت کی نظر حانم پر پڑی تو وہ حیرت سے بولی

دیکھو تم دونوں میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں نظر نہ لگ جائے

حانم نے اُن سب سے ایسے کہا جیسے بہت اہم بات ہو، خود اپنی تعریف کر کے خود نظر اُتاری

تم دونوں ماشاللہ بولو

حانم نے مڑ کر اُن دونوں سے کہا

کیوں

دونوں نے نا سمجھی سے گویا ہوئی

کیونکہ مجھے پتہ ہے میں بہت اچھی لگا رہی ہوں، تم دونوں ماشاءاللہ بولو ورنہ نظر لگ جائیگی

حانم نے پہلے آنکھیں پٹپٹا کر پھر حکم دیا

میں نہیں بولو نگی ماشاءاللہ

نور نے کندھے اچکاتے کہا

کیوں

حانم نے ایک ابرو اٹھا کر پوچھا

کیونکہ مجھے تو نہیں لگ رہی ہو پیاری

نور نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے ایک آنکھ مار کر کہا

کیا سچ میں جنت میں نہیں لگ رہی پیاری

حانم نے جنت کی طرف رخ کرتے ہوئے پوچھا

ہاں، نہیں لگ رہی ہو پیاری پوری چڑیل لگ رہی ہو

جنت کہے کر صوفے پر بیٹھ گئی

تم دونوں جھوٹی ہو، میں ان سے پوچھتی ہوں ابھی

حانم کہے کر بیڈ کے جانب بڑی جہاں ہانیہ اور زویا سوئی ہوئی تھی

ہانیہ اٹھو، اٹھو ہانیہ، زویا تم اٹھو

حانم نے باری باری دونوں کو اُٹھانا چاہا وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

یہ دونوں تو اٹھ نہیں رہی ہے اب کیا کرو

حانم نے پریشانی سے اُن دونوں سے پوچھا جو اپنی مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

وہ جگ ہے نا

جنت نے بیڈ کے پاس رکھا جگ کے جانب اشارہ کیا، حانم نے سمجھتے ہوئی جلدی سے

جگ اُٹھایا اور پورا پانی اُن دونوں پر ڈال دیا

میں ڈوب گئی، میں مجھے بچاؤ

زویا نے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے اٹھ بیٹھی

اے پاگل کہیں نہیں ڈوب رہی تم

ہانیہ جو اٹھ گئی تھی وہ اسکے بال کھینچتے ہوئے بولی

آہ یہ کیا کر رہی ہو

زویا نے نیند سے جاگتے ہوئے ہانیہ سے غصے میں کہا

کیوں جگایا تم نے مجھے

زویا نے اپنا بال اور کپڑے کو دیکھتے ہوئے دانت پیس کر ہانیہ سے پوچھا

میں نے نہیں جگایا سمجھی

ہانیہ نے بھی اسکے ہی انداز میں جواب دیا

چپ ہو جاؤں میں نے جگایا ہے تمہیں

حانم نے جگ رکھتے ہوئے کہا

کیوں جگایا

زویا نے چلا کر پوچھا ایک تو پیاری نیند سے جگایا اوپر سے اطمینان سے بتا رہی تھی

یار چلاو تو نہیں بس ایک سوال پوچھنا تھا

حانم نے کہے کر پیچھے اُن دونوں کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی

کیا پوچھنا تھا جلدی پوچھ

ہانیہ نے کہا

یہ بتاؤ میں اچھی لگ رہی ہوں نا

حانم نے مسکراتے ہوئے پوچھا

یہ پوچھنے کے لیئے جگایا ہے تم نے مجھے

ہانیہ نے دانت پیس کر پوچھا تو حانم نے مسکراتے ہوئے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا

منحوس عورت

زویا نے اسکے منہ پر کُشن مارا اور لیٹ گئی، جنت نے قہقہ لگایا حانم نے اُسے گھورا

یہ کیا عورت عورت لگا رکھا ہے تم دونوں نے، کوئی پاگل عورت تو کوئی منحوس عورت کہے رہا ہے

حانم کا بھی دماغ گھما

تمہیں مثلاً کس بات کا ہے پاگل یا منہوس کہنے کا یا پھر عورت کہنے کا

جنت نے ہنستے ہوئے پوچھا

میں عورت لگ رہی ہوں تم دونوں کو

حانم نے روہانسے لہجے میں کہا

یعنی تم پاگل اور منہوس ہو

نور نے کہا حانم نے فوراً نفی میں سر ہلایا

تو پھر دکھ صرف عورت کہنے کا کیوں ہو رہا ہے

نور نے سوال داغا

نہیں منہوس اور پاگل کا بھی دکھ ہو رہا

حانم نے جھٹ سے جواب دیا

کیا تم پاگل منہوس اور عورت ہو

نور نے ایک اور سوال کیا

نہیں

حانم نے جھٹ سے جواب دیا

تو دکھ کس بات کا ہو رہا ہے

نور نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا

ہاں، میں تو کچھ نہیں ہوں، کہاں مجھے دکھ ہو رہا ہے، نہیں ہو رہا دکھ

حانم نے کندھے اچکا کر ہنستے ہوئے کہا نور نے نفی میں سر جھٹکا

کیسے تھے لوگ جن کی زبانوں میں نور تھا

اب تو تمام جھوٹ ہے سچائیوں میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہے یہ پتہ کرواؤں

ذولفقار نے دھاڑ کر اپنے آدمیوں سے کہا

آپ کے دشمن تو بہت ہے مگر یہ کون ہے جو ایک بھی ثبوت چھوڑ کر نہیں جاتا

محمود علی اسی کشمکش میں تھا

بہت شاطر ہے

ذولفقار نے چیئر پر بیٹھتے کہا

اور مجھے شاطروں سے کھیلنے میں مزا آتا ہے

وہ اپنے چہرے پر شاطرانا مسکراہٹ لیے کہے رہا تھا

لیکن اگر ایسا ہی رہا تو آپکا بہت نقصان ہو گا

محمود علی نے اُسے کچھ سمجھانا چاہا

وہ دونوں کب تک آ رہے ہے

کچھ یاد آتے ہی ذو لفقار نے اُسکی بات نظر انداز کرتے بولا

اس مہینے کے آخری تاریخ میں یا اگلے مہینے آئے

محمود علی کو کنفرم نہیں تھا

تم نے اُسے کچھ بتایا تو نہیں

ذو لفقار نے ایک اور سوال کیا

نہیں

ایک لفظی جواب

بتانا بھی مت

ذو لفقار نے اُسے وارن کیا

کبھی ایسا کیا ہے کیا

محمود علی نے ایک ابرو اچھکاتے ہوئے کہا

مجھے بھروسہ ہے تم پہ

ذولفقار ٹیبل پر پڑا پیپر ویٹ گھمایا بولا

اور میں اسے کبھی ٹوٹنے نہیں دونگا

محمود علی عزم سے بولا

بھروسہ ٹوٹنے سے پہلے میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دونگا

اسنے اُسے دیکھتے کہا

اور مجھے یقین ہے وہ دن کبھی نہیں آئے گا

وہ پر یقین سے بولا

کوشش کرنا آئے

ذولفقار نے کہا

تم نے بھی سنی ہوگی

ایک عام کہاوت

انجام کا جو ہو خطرہ

آغاز بدل ڈالو

یہ کیا کر رہا ہے تو

ذوہان نے شان سے پوچھا جو شیمپو کی بوتل کو خالی کر کے اس میں ٹوتھپیسٹ ڈال رہا تھا

تھوڑی دیر میں دیکھنا جانی

شان نے کہا اور بوتل کو رکھ کر واشروم سے باہر نکلا ذوہان بھی اُسکے پیچھے باہر نکلا

تو بتائے گا بھی یہ کیا کارنامہ کیا ہے تو نے

ذوہان کو جاننے کا تجسس ہو رہا تھا اور شان بتا ہی نہیں رہا تھا

تو تھوڑا ویٹ نہیں کر سکتا

شان نے اُسے گھور کر کہا تبھی روم میں حمزہ داخل ہوا شان نے ذوہان کو خاموش رہنے

کا اشارہ کیا حمزہ بیگ کے جانب بڑھا اور اپنا کپڑا نکال کر واشروم کے جانب جانے لگا

جب کسی احساس کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں وہ دونوں خاموش بیٹھے تھے جنہیں

اکیلا بھی خاموش رہنا گوارا نہ تھا

اتنے خاموشی سے کیوں بیٹھوں ہو تم دونوں

اُنہیں خاموش بیٹھا دیکھ کر حمزہ نے مشکوک انداز میں پوچھا

کیونکہ تھوڑی دیر بعد تو شور کرے گا

شان نے شیطانی مسکراہٹ لیے کہا اور ذوہان کو دیکھنے لگا، ذوہان کو یہ سب دیکھ کر

معاملہ سمجھ آ گیا تھا اور اب وہ بھی شیطانی مسکراہٹ لیے، شان کو دیکھا شان نے اُسے آنکھ ماری جبکہ حمزہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا اور کندھے اچکا کر واشروم کے اندر گھس گیا، پر اُسے کیا پتہ تھا اسکی یہ لاپرواہی کا نتیجہ کیا ہو گا

ڈیشنگ کمینہ

ذوہان نے ہنستے ہوئے شان کو کہا اور پھر دونوں قہقہ لگا کر ہنسنے لگے

سالے کمینے روک میں تُجھے نہیں چھوڑ نگا

حمزہ نے شان کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا، دونوں نے پورا ہوٹل سر پر اُٹھا رکھا تھا، حمزہ کو جو چیز مل رہی تھی وہ اُسے اُٹھا کر شان کو دے مارتا، ہر شخص رک رک کر اُن دونوں کو دیکھتا، طلحہ کا تو خون خول رہا تھا اُن دونوں کو دیکھ کر، جو کہیں بھی انسانوں کی طرح بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرتے ذوہان اور صارم بیٹھ کر مزے سے تماشا دیکھ رہے تھے،

ذوہان نے شان کا کارنامہ صارم اور طلحہ کو گوش گزار دیا تھا، شور کی آواز سن کر وہ پانچوں بھی باہر آ گئی تھی، اور جو اُنکے یونی فیلو تھے وہ بھی مزے سے انجوئے کر رہے تھے، شکر تھا سر کو ابھی تک اُنکے کارنامے نہیں معلوم تھا

یہ تمہارے پاگل دوست ہوٹل میں کیوں ریس لگا رہے ہے

زویا نے ذوہان سے نا سمجھی سے پوچھا

بور ہو گئے تھے نہ اس لیے ریس لگانے لگے

ذوہان نے بھی سوال کے مطابق ہی جواب دیا

ابے گدھے بس کر اب کیا بچے کی جان لیگا

شان نے واس کیچ کرتے ہوئے کہا جو حمزہ نے اُسے مارنے کے لیے پھینکا تھا

ہاں آج میں تیری جان لے کر ہی رہونگا

حمزہ نے دانت پیس کر کہا

کیا کر دیا ہے اس نے، جو تم نے پورا ہوٹل سر پر اُٹھایا ہوا ہے

جب حانم کو اور خاموش رہنا برداشت نا ہوا تو وہ پہنچ گئی معاملہ سمجھنے

سر دیکھو، دیکھو سر میرا

حمزہ نے کچکچا کر کہا تو حانم نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

کیا تمہیں میرے سر پر ہوٹل نظر آرہا ہے

حمزہ نے بظاہر مسکراتے ہوئے مگر دانت پیس کر کہا ذوہان اور زویا کا قہقہ گنجا جو حمزہ کی

کھوریوں سے فوراً بند ہوا

ہاں نظر آ رہا بس

حانم نے بھی اسی کے انداز میں کہا

دیکھیے سر آپ سب سا نتی سے بیٹھ جائے، گیسٹ کو پروبلم ہو رہی ہے

تبھی وہاں مینیجر آ گیا اور تحمیل سے کہا

تو میں کیا کروں

حمزہ بھڑک کر بولا

اُنہیں بحث کرتا دیکھ شان نے کھسکنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا

تو کہا بھاگ رہا ہے آج میں تُجھے قبر میں پہونچا کر ہی دم لونگا

حمزہ نے اسکی کولر پکڑتے ہوئے کہا

چھوڑ گدھے، عزت نام بھی کسی چیز کا نام ہے

شان نے اپنی کولر سے اسکا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا

تیری عزت تو میں اتارونگا آج منحوس

شان نے دانت پیس کر کہا شان کی آنکھیں پھٹی

کتنا بے شرم ہے بے تو، سب دیکھ رہے ہیں ہمیں

شان نے اِرد گرد دیکھتے ہوئے کہا

گدھا بیوقوف

اسکا مطلب سمجھ کر حمزہ نے فوراًاُسے دھکا دیا

شان لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہوا اور پھر دوڑ لگادی

کمینہ

اُسے اپنے ہاتھوں سے جاتا دیکھ حمزہ نے بھی دوڑ لگادی اب سارے ہوٹل میں شان آگے آگے حمزہ پیچھے پیچھے اور باقی سب اپنا سر پیٹ کر رہے گئے

روک منحوس

حمزہ نے کہے کر ایک ٹیبل پر پڑا ڈیکوریشن پیس اُسے دے مارا، شان بچنے کے لئے نیچے جھکا اور ڈیکوریشن پیس زمین پر گر کر کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا، ہر طرف سکوت طاری ہو گیا، حمزہ کے پاؤں کو بریک لگی، شان نے ڈیکوریشن پیس کو دیکھا اور پھر حمزہ کو، اور مینیجر کی آنکھیں باہر آنے کو تھی اسنے کام ہی ایسا کیا تھا

یہ کیا کیا تم دونوں نے

مینیجر کی غصے بھری تیز آواز ہوٹل میں گونجی

کیا ہو گیا ہے اتنی معمولی چیز کے لیۓ اتنا کیا چلا رہے ہے

ذوہان نے بیزاری سے کہا

معمولی سی چیز

مینیجر نے دھیمی آواز میں بڑبڑایا

ہاں اور کیا دو تین ہزار کا ہوگا اس میں اتنا غصّہ کیا کرنا

حمزہ نے ڈیکوریشن پیس کے جانب اشارہ کرتے ہوئے لاپرواہی سے کہا

چالیس ہزار

مینیجر دھاڑا

سب نے ناسمجھی سے مینیجر کو دیکھا

چالیس ہزار کا ہے یہ

مینیجر نے غصے سے زمین پہ پڑا ڈیکوریشن پیس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اُن سب کو شاک لگا

یہ۔۔۔ یہ چالیس ہزار کا ہے

سب سے پہلے ہوش حمزہ کو آیا

آپ مذاق کر رہے ہے کیا، کہاں سے چالیس ہزار کا لگ رہا ہے یہ

ہانیہ نے ڈیکوریشن پیس کا ایک ٹکڑا اٹھاتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا

میری شکل دیکھ کر لگ رہا ہے، میں مذاق کر رہا ہوں

مینیجر غصے سے سرخ ہوتے دانت پیس کر کہا

نہ۔۔ نہیں

ہانیہ نے جلدی سے کہے کر ایک کنارے کھڑی ہو گئی کی کہیں اُسی پر نا برس پڑے

لیکن یہ لگ تو نہیں رہا ہے چالیس ہزار کا

جنت نے ڈیکوریشن پیس دیکھتے ہوئے کہا

ہاں کہیں بازار میں پڑا ڈسٹبن سے اٹھا کر چالیس ہزار کا بنا رہے ہے

حانم نے جنت سے کہا

سوری، میں پیمنٹ کر دیتا ہوں

طلحہ جو کب سے اُن سب کو ضبط سے دیکھ رہا تھا اس سے برداشت نا ہوا جب وہ مینیجر سے مخاطب ہوا لیکن حمزہ اور شان کو گھورنا نہیں بھولا

ابے کیا تو سڑی ہوئی چیز کا فالتو میں چالیس ہزار پیمنٹ کرے گا

صارم بھڑک کر بولا جیسے اسی کا پیسا جا رہا ہو

تُجھ سے پیسا مانگا ہے اسنے نہیں نہ، اُسے شوق چڑا ہے پیمنٹ کرنے کا کرنے دو، اپنا کیا جاتا ہے

ذوہان نے لاپرواہی سے طلحہ کو دیکھتے کہا جو اُسے ہی گھور رہا تھا

کیا ہے اب گھور کیا رہا ہے

اسکے گھورنے پر ذوہان نے اُس سے پوچھا

طلحہ نے اُسے گھور کر چالیس ہزار کا چیک نکال کر مینیجر کو تھمایا اور جا کر چیئر پر بیٹھ گیا

غصے میں لگ رہا ہے

شان نے حمزہ سے کہا جو طلحہ سے تھوڑی دور پر کھڑے تھے

ہاں یار

حمزہ نے بھی اسکے ہاں میں ہاں ملائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے غصّہ بھی آتا ہے کیا

ہانیہ نے اسکی شکل دیکھ کر خود سے سرگوشی کی لیکن پاس کھڑے ذوہان کے کانوں تک پہنچ گئی

آتا تو نہیں ہے، مگر جب آتا ہے نہ تو کسی کی خیر نہیں ہوتی

ذوہان نے مسکراتے ہوئے کہا

یعنی حمزہ اور شان کی خیر نہیں

زویا نے کہا

اور نہیں تو کیا

ذوہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا

لیکن تم مسکرا کیوں رہے ہو

نور نے نا سمجھی سے پوچھا

کیوں کی ان دونوں کی طلحہ کے ہاتھوں جو درگت بنے گی نا، وہ سوچ کر مجھے مزا آ رہا ہے

ذوہان نے مسکرا کر کہا

کیسے دوست ہو تم

زویا نے اُسے شرم دلانی چاہی

اچھا تو ہوں

ذوہان بھی ڈھیٹ

جا یار دیکھ اُسے

حمزہ نے شان کو دھکا دیتے ہوئے کہا

تو جانا مجھے کیوں مروا رہا ہے

شان بدک کر پیچھے ہوتے بولا

میں کیوں جاؤں

حمزہ نے اُسے گھورا

کیوں کی تو نے ہی ڈیکوریشن پیس توڑی ہے

شان نے بھی ترکی باترکی جواب دیا

تو؟

حمزہ کہاں چپ رہنے والا تھا

تو یہ کی تیری غلطی سے یہ سب ہوا،اور وہ تیری وجہ سے غصے میں ہے

صارم نے مزے سے چپس کھاتے ہوئے کہا

یار دیکھ اسکی شکل ایسالگ رہاہے زلزلہ آنے والا ہے

حمزہ نے اسکی شکل دیکھتے ہوئے کہا

ہاں تو، غلطی بھی تیری ہے نہ

ذوہان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

یار تو کتنا بزدل ہے

شان نے اُسے نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے تاسف سے بولا

میں بزدل نہیں ہوں سمجھا

حمزہ کے تو دل پر ہی بات لگ گئی تھی

بزدل نہیں ہے؟

صارم نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا حمزہ نے فوراً نفی نے سر ہلایا

جا، جا کر بات کر اس سے

ذوہان نے اُسے اُکسایا

میں کیسے

حمزہ منمنایا

تو ہے ہی بزدل

صارم نے تاسف سے کہا

کوئی بزدل نہیں ہوں میں، جا رہا ہوں

حمزہ کو شاید برا ہی لگ گیا تھا اسنے اپنے قدم طلحہ کی جانب بڑھائے، اور اُن تینوں شیطانی مسکراہٹ لیے سامنے کا منظر دیکھ رہے تھے

ہیلو بڈی

حمزہ نے تھوک نگلتے ہوئے طلحہ کو مخاطب کیا، جو اُسے آنکھوں سے نگلنے کا ارادہ رکھتا تھا،

حمزہ نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن اسکے گھورنے پر وہ بھی ناکام رہی

گھور کیوں رہا ہے

حمزہ منمنایا طلحہ نے مزید اُسے گھورا

کیا ہے یار، منہ سے بھی کچھ پھوٹ لے

حمزہ نے چڑ کر کہا

نہیں پھٹو گا

طلحہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

تُو تو پھوٹ چکا

حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا

ہیلو بھائی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبھی کوئی نسوانی آواز سنائی دی طلحہ کی بات منہ میں ہی رہے گئی

بھائی۔۔

طلحہ بڑبڑایا اسکی سانسیں مدھم ہوئی آنکھوں میں جلن ہوتا محسوس ہوا سب دھندلا

دھندلا سا نظر آنے لگا اس دھند کو چیرتا ایک منظر واضع ہوا

بھائی آپ گیس کرے میں کیوں خوش ہوں

آٹھ سالہ لڑکی نے اپنے بھائی سے خوشی سے کہا

مجھے پتہ ہے میری پرنسز کلاس میں فرسٹ آئی ہے

اس نے خوشی سے کہا

آپ کو کیسے پتہ بھائی

وہ حیران ہوتی بولی

مجھے میری پرنسز کی ہر بات پتہ ہوتی ہے

اسنے اترا کر کہا

ہیلو بھائی

اسکا تسلسل کسی کے مخاطب کرنے پر ٹوٹا، اسنے مخاطب کرنے والے کو دیکھا جہاں نور کھڑی تھی

ہمم

طلحہ غیر دماغی حالات میں کہا

وہ آپکو سر بولا رہے ہے

نور نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سب سٹوڈینٹ جمع تھے

اوکے ہم آرہے ہے

حمزہ نے طلحہ کو دیکھتے کہا نور سر ہلا کر آگے بڑھ گئی

چل اٹھ

حمزہ نے چیئر سے اٹھتے طلحہ سے کہا، لیکن طلحہ ہنوز بیٹھا رہا

تُجھے سچ میں سونے کی بیماری تو نہیں لگ گئی

حمزہ نے اسکا کاندھا ہلاتے ہوئے آنکھیں سکڑ کر بولا

ہا۔۔ہاں

طلحہ ہوش میں آتا بولا

تو مراقبے میں چلا گیا تھا

حمزہ نے اُسے بتایا یا سوال کیا وہ نہیں سمجھ سکا

زیادہ بک بک مت کر چل دیکھتے ہے

طلحہ نے نارمل ہوتے ہوئے کہا اور دونوں آگے بڑھ گئے

یادِ ماضی میں جو آنکھوں کو سزا دی جائے

اس سے بہتر ہے وہ بات بھلا دی جائے

وہ دیکھوں تم

وہ سب میوزیم آئے تھے جب حانم نے ڈائناسور سکیلیٹن کے جانب اشارہ کرتے ہوئے حمزہ سے کہا

تمہیں اس میں میری شکل کہاسے نظر آرہی ہے

حمزہ نے ڈائناسور سکیلیٹن کو خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے حانم سے کہا

ہاں ہاں دیکھوں یہ بلکل تمہارے جیسا ہے جب دیکھوں کسی کو کھانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے اور تم بھی، اسکی شکل دیکھو ایکدم خونخوار تمہاری شکل جیسا، یہ بھی بلکل سڑا ہوا اور تم بھی سڑے ہوئے

حانم نے مسکراتے مسکراتے اسکی شکل کا نقشا بگاڑ دیا اور باقی سب نے اپنی امڑ آنے والے قہقہوں کا گلا گھونٹا

تمہیں میں سڑا ہوا لگتا ہم

حمزہ صدمے وغصے سے بولا حانم نے فوراً جلدی جلدی ہاں میں سر ہلایا

تم کیا ہو وہ دیکھوں تم بلکل ویسی ہی لگتی ہو

حمزہ نے ایک جانب اشارہ کیا جہاں بندر کا اسٹیچو تھا حانم کا اسٹیچوں دیکھ کر حیرت سے منہ کھولا اور باقی سب کا قہقہ گنجا

تمہیں میں بندریا نظر آتی ہوں تم کیا ہو، اُلو

حانم اُسے گھورتے ہوئے دانت پیس کر بولی

تم گدھی

تم بیوقوف

تم احمق

تم خالی کھوپڑی

تم بددماغ

تم مینڈھک

تم چوہیا

تم منحوس

تم کالی بلی

تم بے شرم

تم۔۔تم

اب وہ ایک لڑکی کو بے حیا تو نہیں کہے سکتا تھا اس لیے وہ بیچ میں ہی چپ ہو گیا

خاموش کیوں ہو گئے کیری آن

طلحہ نے دونوں بازو سینے پر لپیٹے بظاہر مسکراتے ہوئے مگر دانت پیس کر کہا

نہیں ہم تو گھومنے آئے ہے، ہم گھومینگے

حمزہ جلدی جلدی کہے کر آگے بڑھ گیا اور وہ سب بھی اسکے پیچھے ہو لئے

اسکی ایسی کی تیسی چوتھی بار ٹرائی کیا پھر بھی جس پر جانا تھا اس پر نہیں گیا

ہانیہ نے ہاتھ پر ہاتھ مارتے تلملا کر بولی وہ کب سے رنگ کو کلچ پر ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ کبھی کسی اور چیز پر چلا جاتا تو کبھی زمین پر گر جاتا

کیا ہوا

طلحہ جو ابھی اُس کے پاس آیا تھا اسکو ایسے دیکھ کر، پوچھنے لگا

مجھے یہ کلچ اچھا لگ رہا ہے مگر یہ رنگ اُس میں جا ہی نہیں رہا ہے

ہانیہ نے اُداسی سے کہا

میں ٹرائی کروں

طلحہ اسکو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

کر کے دیکھ لے آپ بھی

ہانیہ نے اُسے رنگ پکڑائی طلحہ نے مسکراتے ہوئے رنگ لیا اور سامنے دیکھنے لگا جہاں الگ الگ چیز رکھی ہوئی تھی اور جس پر رنگ جاتا وہ جیت لیتا ہانیہ کو اس میں سے ایک کلچ

پسند آیا تھااور وہ اُسے جیتنے کی کوشش کررہی تھی،رنگ پر نشانہ لگا کر اسنے رنگ پھینکی اور وہ اُڑتے اُڑتے گول گول گھومتی ڈائریکٹ کلچ پر جا رکی

یاہوووو

ہانیہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑی،دکاندار نے اُسے کلچ پکڑایا

تھینک یو سو مچ آپ کو پتہ ہے یہ مجھے اتنی پسند ہے

ہانیہ نے کلچ لیتے ہوئے خوشی سے طلحہ سے کہا طلحہ اسکے خوشی سے دمکتے چہرے کو مسکراتے ہوئے ہی دیکھ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاہوا

جب دیر تک اُسے خاموشی سے خود کو تکتا پایا تو ہانیہ نے سوال کیا

کچھ نہیں

طلحہ نے اپنی نظریں پھیری

اچھا آپ ڈاکٹر سے ملے

ہانیہ نے کچھ یاد آتے پوچھا

ڈاکٹر؟

طلحہ نے نا سمجھی سے پوچھا

ہاں ڈاکٹر!! آپکو نیند میں چلنے کی بیماری ہے نااور آپ تورات میں قبرستان بھی چلے جاتے ہے اگر ایسا ہی رہا تو آپ کے لیے نقصان ہو گا

ہانیہ نے اُسے یاد دلایا کی اُسے کوئی بیماری بھی ہے، اسکی بات سمجھ کر طلحہ کو اُن چاروں کا گلا گھونٹنے کا دل کیا

مجھے کوئی بیماری نہیں ہے

طلحہ نے نرمی سے کہا نہیں تو دل کر رہا تھا اپنے سے کچھ دور کھڑے وہ چاروں کو شوٹ کر دے

ہیں بیماری نہیں ہے؟

ہانیہ حیرت سے بولی

نہیں

مختصر جواب

پھر اُنہوں نے کیوں کہا تھا آپ کو نیند میں چلنے کی بیماری ہے اور آپ قبرستان جاتے ہے

ہانیہ نے سامنے کھڑے اُن سب کے جانب اشارہ کرتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا

وہ سب پاگل ہے اور تم نے یقین بھی تو کر لیا

طلحہ نے لاپرواہی سے کہا

آپ جھوٹ بول رہے ہے، میں نے خود آپکو نیند میں چلتے دیکھا ہے، پہلی بار جب ملاقات ہوئی تھی تب، اور اسکے بعد بھی جب ملاقات ہوئی تھی تب بھی

ہانیہ نے اُسے ہر ملاقات یاد دلائی اور طلحہ یہ کہے بھی نہیں سکتا تھا یہ نیند کی بیماری نہیں ہے محبت جیسی بلا چمٹ گئی ہے مجھے

نہیں ہے یار مجھے کوئی بیماری

طلحہ نے اُسے سمجھانا چاہا

ہے آپکو بیماری

ہانیہ اپنی بات پہ اڑی رہی

ہانیہ اب کیا تم مجھے زبردستی بیمار بناؤ گی

طلحہ نے زچ ہوتے کہا

تو اُن لوگوں نے جھوٹ بولا تھا مجھ سے

ہانیہ نے اُن چاروں کے جانب اشارہ کرتے پوچھا

ہاں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طلحہ نے اپنی بات پہ زور دیا

کیوں

ہانیہ نے ایک اور سوال دغا

وہ دیکھو سامنے کھڑے ہے، اُن سے پوچھ لو

طلحہ نے سامنے کھڑے اُن چاروں کی طرف اشارہ کرتے کہا کیونکہ وہ اب اور اس بات

کا ثبوت نہیں دے سکتا تھا کی وہ بیمار نہیں ہے

ہاں ابھی پوچھتی ہوں

ہانیہ کہے کر اُن چاروں کے جانب بڑھی، طلحہ بھی اسکے پیچھے چل پڑا

بات سنو تم سب میری

ہانیہ نے اُن سب کی طرف پہنچتے ہی دونوں ہاتھ کمر پر جمائے لڑاکا عورتوں کی طرح

پوچھا

سناؤ

ذوہان نے اپنی بتیسی دکھاتے کہا

کیا انہیں نیند میں چلنے کی بیماری ہے

ہانیہ نے طلحہ کے جانب اشارہ کرتے سوال کیا

ہاں ہے، بتایا تھا نہ ہم نے تمہیں، بھول گئی کیا؟

حمزہ نے جواب دیا اسکے جھوٹ پر ہانیہ کلس کر رہے گئی طلحہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

ہاں نہیں تو کتنی کمزور یاداشت ہے تمہاری

شان نے افسوس کرتے کہا

کوئی کمزور یاداشت نہیں ہے میری، انہوں نے بتایا ہے مجھے، کوئی بیماری نہیں ہے

انہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانیہ نے طلحہ کے جانب اشارہ کرتے اُن سب سے کہا

کبھی چور کو کہتے سنا ہے، میں چور ہوں

صارم نے ہنستے ہوئے کہا

ایک بات بتاؤ تم سب مجھے بیمار کرنے کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو

طلحہ نے دانت پیس کر کہا

کیوں کی تو ہے بیمار

ذوہان نے اُسے زبردستی کا بیمار بنایا

میں بیمار ہوں؟

طلحہ نے اپنے سینے پر انگلی رکھتے اُسے آنکھیں سکڑ کر کہا

ہاں نیند میں چلنے کی نہ سہی محبت کی بیماری ہے نہ تُجھے

حمزہ نے اُسے بتایا کی وہ بیمار ہے

کسے ہو گئی محبت

جبھی وہاں وہ چاروں آئی، زویا نے سوال کیا

ان صاحب کو

شان نے طلحہ کے جانب اشارہ کرتے کہا

سب نے طلحہ کے جانب دیکھا تو وہ گڑ بڑا گیا

کس سے

ہانیہ نے تجسس سے پوچھا

تم سے

صارم نے جھٹ سے کہا ہانیہ سمیت اُن چاروں نے حیرت سے اُسے دیکھا ہانیہ حیران اور طلحہ پریشان، طلحہ نے زور سے اپنی آنکھیں میچی اور پھر کھول کر صارم کو گھورنے لگا صرف وہ ہی نہیں ہانیہ بھی اُسے ہی گھور رہی تھی نور بہت غور سے طلحہ کی کارروائی دیکھ رہی تھی اور تھوڑا تھوڑا سمجھ بھی گئی تھی اُسے لو گو کو پڑھنا آتا تھا، شان کی حرکتیں بھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے چھپی نہیں تھی اُسے اسکے دیکھتے ہی گم ہو جانا اُسے دیکھتے ہی آنکھوں کا چمکنا،

بلاوجہ باتیں بڑھانا، پر وہ ظاہر نہیں کرتی تھی

بیوقوف ہے یہ جب دیکھو فالتو کی بکواس کرتا رہتا ہے

طلحہ نے صارم کو گھورتے ہوئے ہانیہ سے کہا

تم جان کر کیا کرو گی میں یہ کہنے والا تھا

صارم نے جلدی سے بات سنبھالی

او اچھا

ہانیہ نے سمجھنے والے انداز میں کہا طلحہ نے سکھ کی سانس خارج کیا

لیکن بتاؤ کون ہے وہ

ہانیہ نے متجسس ہوتے پوچھا

لڑکی ہے

طلحہ کے منہ میں جو آیا وہ کہہ دیا

تو میں نے کب کہا ہے لڑکا ہے

ہانیہ نے ایک ابرو اٹھاتے کہا

استغفرُاللہ کچھ سوچ سمجھ کر بولا کرو

طلحہ نے اسکے جواب پر جلدی توبہ کیا

ہاں تو بتاؤ بھی کون ہے وہ

ہانیہ نے پھر سوال دوہرایا

ابھی بتادیگا تو قتل ہی کر دے گی

شان نے بڑبڑاتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اور پاس کھڑی نور پر نظر پڑتے ہی رک گیا

وہ حیرت سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی یقیناً اسنے اسکی بڑبڑاہٹ سن لی تھی، شان کے دیکھنے پر اسنے گھورتے ہوئے ایک آئبرو اچکائی، شان نے جلدی سے اپنی نظر ہٹائی اس نے تھوک نگلتے ہوئے طلحہ کو دیکھا

بیٹا اب تو تُو گیا

شان نے دل میں سوچا

بعد میں بتاؤنگا

طلحہ نے اُسے ٹالنا چاہا ہانیہ نے کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

اچھا اب چلو میوزیم دیکھتے ہے

حانم نے چاروں طرف نظر دوڑاتے کہا

کیوں ابھی کچھ اور دیکھ رہی ہو کیا

اب حمزہ کا بولنا تو لازمی تھا

ہاں ! میں منہوس کی شکل دیکھ رہی ہوں

حانم کہا کم تھی

اوا چھا اگر تمہیں دنیا کا سب سے بڑے منہوس کو دیکھنا ہو گا تو، آئینہ ضرور دیکھنا تم

حمزہ نے اُسے صاف لفظوں میں منہوس کہا

ارے یہ کم منہوس ہے جو یہ اپنا چہرا دکھیگی

جنت نے صارم کے جانب اشارہ کرتے مسکرا کر کہا اور صارم کو دیکھا جو خونخوار

نظروں سے اُسے ہی گھور رہا تھا

افف غلط ٹائم پہ صحیح چیز بول دیا

جنت نے اپنے لب کاٹتے ہوئے سوچا

اپنی شکل آئینہ میں دیکھی ہے تم نے

صارم نے جنت کو گھورتے ہوئے کہا

ہاں دیکھی ہے ! ماشاللہ بہت خوبصورت ہے

جنت نے خود اپنی تعریف کی، صارم نے اُسے دیکھا جو بلیو جینز، وائٹ کرتی پر وائٹ ہی

سٹول گلے میں لپیٹے، میکپ سے عاری چہرہ بیشک وہ تعریف کے لائق تھی مگر صارم اور

جنت کی تعریف کریں ناممکن

ہنہہ ! تم اور خوبصورت

صارم نے مذاق اڑانا والے انداز میں کہا

تم جیسا بدصورت تو میں نے آج تک نہیں دیکھا

جنت تپ کر بولی

ایک بدصورت کو سب بدصورت ہی نظر آتا ہے

صارم نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا

NEW ERA MAGAZINE

اوا چھا اب سمجھ آئی اس لیے تمہیں سب بدصورت نظر آتا ہے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جنت نے اسکی بات اُسے لوٹائی

چپ ہو جاؤ تم دونوں

صارم کچھ بولنے ہی والا تھا جب بیچ میں ہانیہ نے ٹوکا

میں کہا بول رہا ہوں اس نے ہی شروع کیا تھا

صارم کندھے اچکا کر لاپرواہی سے بولا اور آگے بڑھ گیا اسکے پیچھے وسب بھی چل دیئے

وہ ایک آنکھ بند کیئے گن سے بوٹل پر نشانہ باندھے ہوئے تھی اُسکے ٹریگر دباتے ہی بلٹ
اُس میں سے نکلتی ہوئے بوٹل کے آر پار ہوگئی ایک آواز پیدا ہوتے خاموش ہوگئی
بوتل چکنا چور ہو کر زمین پر بکھر گیا اسنے اپنے چہرے کے آگے سے گن ہٹائی اور
ہونٹوں پر مسکراہٹ لیئے بوتل کو دیکھا

تم نے میری بات سن لی تھی

جبھی شان اسکی طرف آیا نور نے ایک نظر اُسے دیکھا جو دونوں ہاتھ پینٹ کے جیب
میں ڈالے اسکے ساتھ کھڑا ہوتا پوچھ رہا تھا

ہاں

نور نے مختصر سا کہے کر پھر سے دوسرے بوٹل پر نشانہ باندھا

تم ہانیہ کو کچھ مت بتانا

شان نے اسکی ہاتھوں میں پکڑے گن کو دیکھتے کہا

پہلے یہ بتاؤ، کیا سچ میں وہ اس سے محبت کرتا ہے

نور نے ٹریگر دباتے ہوئے کہا

ہاں

شان نے بوتل کو دیکھتے کہا جسکا حال پہلے والے سے مختلف نہ تھا

اگر دھوکہ دیا تو

نور نے ایک بار پھر بوتل پر نشانہ باندھتے ہوئے کہا

میرا دوست ایسا نہیں ہے

شان کو اسکی بات پسند نہیں آئی

آئی نو

نور نے ٹریگر دبایا ایک ارتعاش پیدا ہوتے خاموش ہو گیا اُسے پتہ تھا طلحہ ایسا نہیں ہے

اس نے اسکی آنکھوں میں ہانیہ کے لیے سچے جذبات دیکھیں تھے وہ آنکھیں پڑھنے

میں ماہر تھی

نہیں بتاؤ گی نا؟

شان نے تصدیق چاہی

نہیں

نور نے اُسے دیکھتے کہا

ویسے تمہیں مار دھاڑ کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں آتا کیا؟

وہ نور کے ہاتھوں سے گن لیتے ہوئے اپنے ازلی انداز میں بولا

آتا ہے نا

نور اُسے گھورتے ہوئے بولی

کیا؟

شان نے بوتل پر نشانہ باندھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا

لوگو کا کیا بنانا

نور نے دانت پر دانت جمائے کہا

افف بے رحم حسینہ

شان نے ٹریگر دبایا بلٹ نکلتے ہوئے بوتل پر جا لگی بوتل ٹوٹ کر زمین پر گر گیا

ہاں بہت بے رحم ہوں میں بچ کر رہنا

نور نے عجیب سے انداز میں کہا شان نے اُسے دیکھا، اسکے دیکھنے پر نور نے اپنی نظر پھیر لی

لیکن اب تو یہ میرے بس میں نہیں ہے

شان نے اسکے چہرے پر نظر گاڑے کہا نور نے اُسے دیکھا

اچھا یہ گن مجھے دو

نور نے بات بدلنے میں ہی عافیت جانی

کیا کرو گی تم اس گن کا

شان نے اس سے اپنی نظر ہٹا کر بوتل کو دیکھا

شوٹ کرونگی

نور نے اُسے گھورتے کہا

یار تم کتنا گھورتی ہو مجھے

شان نے اسکے گھورنے پر چوٹ کی

تم سے کم

نور کے منہ سے پھسلا شان نے اُسے دیکھا یعنی وہ اسکی نظروں سے بے خبر نہیں تھی

اسکے لبوں پر مسکراہٹ رینگی

اب مسکرا کیوں رہے ہو

نور نے زچ ہوتے کہا

تم بھی مسکرا دیا کرو جب دیکھی کڑوے نیم کی پتی جیسی شکل بنائی ہوتی ہے

شان پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوتے کہا

کڑوے نیم کی پتی جیسی شکل نظر آتی ہے تمہیں میری

نور نے آنکھیں سیکڑ کر کہا شان نے اُسے دیکھا جو وائٹ پینٹ، گھٹنوں تک آتی وائٹ

ٹاپ پر پر ڈینم پہنے ہوئے تھی بالوں کا اونچی پونی ٹیل، میکپ کے نام پر صرف لپ گلوز

لگائے ہوئے تھی وہ نیہات حسین لگ رہی تھی

ہاں اور کیا صرف کڑوی نیم کی پتی ہی نہیں، کڑوا کریلا، بنا چینی کی چائے جو پینے میں

کڑوی لگتی ہے وہ بھی ہو تم

لیکن شان تو شان تھا وہ مزے سے انگلیوں پر گنتے ہوئے بولا

تم خود کیا ہو، ڈھیٹ

نور نے کہا

نہیں میری جان صرف ڈھیٹ ہی نہیں مہا سے ماہا، سب سے بڑا مہا والا ڈھیٹ ہوں

شان کو کہاں کچھ اثر کرنے والا تھا

یہ جان کیا ہوتا ہے

نور نے اُسے گھورا

تمہیں جان کا مطلب نہیں پتہ چہ چہ چہ

بڑی افسوس کی بات ہے

شان نے مصنوعی افسردگی سے کہا نور نے اُسے مزید گھورا، اسکے گھورنے پر شان بلکل

اسکے سامنے آکر خاموشی سے کھڑا ہو گیا

کیا ہے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے ایک قدم پیچھے لیتے ہوئے ناسمجھی سے کہا

گھور لو

شان نے اپنے چہرے کے جانب اشارہ کرتے کہا

کیا؟

نور کو بات سمجھ نا آئی

مانا کی یار بہت ہینڈ سم ہوں گڈ لکینگ ہوں، لیکن یار اپنے آس پاس کا ہی خیال کر لو،

اتنے ہجوم میں ہی تم تاڑ رہی ہو

شان نے اتراتے ہوئے کہا

دماغ ہل گیا ہے کیا تمہارا

نور نے دو انگلیوں کو آپس میں جوڑ کر سر پر اشارہ کرتے کہا

ہاں تمہیں نہیں پتہ کیا

شان نے دوبدو کہا

کس مٹی کے بنے ہو تم

نور نے تاسف سے کہا

جس مٹی سے تم بنی ہو

شان کے پاس جواب نا ہونا ممکن نور نے اُسے گھورا اور بنا جواب دیئے آگے بڑھ گئی

شان سر جھٹکتا مسکرا دیا

یاہو میں جیت گیا

وہ کب سے بیٹھا ویڈیو گیم کھیلتا یہی کہے جا رہا تھا اور زویا اُس کے جانے کے انتظار میں اسکے پیچھے کھڑی تھی اور وہ کب سے ایک بار، یہ آخری بار ہے، یہ ہی جملے دہراتا جا رہا تھا

اب تو زویا کا دماغ خراب ہونے لگا تھا

جیت گئے نہ، اب چلو اٹھو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے اُسے انگلیوں کے اشارے سے اٹھنے کو کہا اور ذوہان جان بوجھ کر نہیں اٹھ رہا تھا

اُسے مزا آتا تھا اُسے تنگ کرنے میں، اُسے پریشان کرنا اُسے اچھا لگتا تھا، اس سے لڑنا جھگڑنا اُس سے باتیں کرنا اُسے اچھا لگتا تھا، جب وہ اُسے اچھی لگتی تھی تو اسکی ہر ادا اُسے اچھی لگتی تھی

یار ایک سکنڈ رک ج۔۔

کوئی نہیں رکنے والی میں، اٹھو

زویا اسکی بات کاٹتے ہوئے دانت پیس کر بولی

میں نہیں اٹھنے والا

ذوہان ڈھٹائی سے کہے کر کھیلنے کے لئے آ گے مڑا

میں کہے رہی ہوں ذوہان اٹھ جاؤ ورنہ

اسکے کہنے پر وہ جھٹ سے چیئر سے اٹھا اور اسکے آ گے کھڑا ہو گیا

کیا کہا تم نے پھر سے بولو

ذوہان نے حیرت و خوشی سے کہا

چیئر سے اٹھو، یہی کہا میں نے

زویا نے نا سمجھی سے اُسے دیکھتے کہا

نہیں اُس سے پہلے

ذوہان نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا زویا نے دماغ پر زور دیا کی ایسا کیا کہے دیا میں نے جو یہ

اتنا خوش ہو رہا ہے

ذوہان

وہ یاد کرتی بولی

پھر سے بولو

ذوہان نے کہا

پاگل ہو گئے ہو کیا

زویا کلس کر بولی

یار بولو

وہ اپنے ضد پر اڑا رہا

ذوہان

زویا نے آنکھیں گھما کر احسان جتانے والے انداز میں کہا

میں صدقے جاوا آج سے پہلے میرا نام اتنا خوبصورت نہیں لگا

ذوہان نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

اگر ٹھرکی کی آتما تم میں گھسے نا سیدھا میں شان کے پاس جاؤ نگی

زویا نے اُسے دھمکایا

وہ گدھا کیا کر لیگا

ذوہان نے تھوڑا جھکتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

ت۔۔ تمہارا حال بگاڑ دیگا

زویا اسکی آنکھوں سے نظریں ہٹا کر ایک قدم پیچھے ہوتے ہوئے گھبرا کر بولی ایک تو اُسکا ایسے دیکھنا اسکی بولتی بند کروا دیتا تھا اُسکا کچھ نا کہے کر بھی سب کچھ کہے جانا زویا کنفیوز ہو

جاتی تھی

اچھاتو اتنا گھبرا کیوں رہی ہو

ذوہان ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے محظوظ ہوتے کہا

میں کہاگھبرا رہی ہوں

اسنے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اعتماد بحال کرنے کی کوشش کی

اچھاتو نہیں گھبرا رہی ہو

ذوہان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ مسلسل تھی

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے

زویانے گھبراہٹ کو غصے کا رنگ دے کر دانت پیس کر کہا

ہاں

اسنے اپنے ماتھے پر بکھرے بال کو پھونک کر ایک سائڈ کرتے ہوئے کہا

ٹھرکی

اور ایک خطاب دے کر گھورتے ہوئے آگے بڑھ گئی

پاگل

ذوہان اُسکی پشت کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بڑبڑایا

رات کے سائے ختم ہوئے تو سورج کی کرنوں نے آسمان پر بسیرا کیا آسمان پر چہچاتے پرندے سردی کا موسم ٹھنڈ ٹھنڈ ہوائے جو فرحت بخش رہے تھے دوپہر کا وقت تھا آج اُن کا ٹریپ میں دوسرا دن تھا ہوٹل کے باہر بنے گارڈین جو ہارا ابھرا تھا اور لائٹوں سے سجایا گیا مزید خوبصورت لگ رہا تھا کوئی شخص چیئر پر بیٹھا کھانے میں مگن تھا تو کوئی چہل قدمی کر رہا تھا ایسے میں وہ سب ایک ٹیبل کے گرد چیئر پر بیٹھے کھانے میں مگن تھے

یار چکن رول پکڑا مجھے

ذوہان کسی نہ کسی سے یہی کہتا مجھے یہ پکڑا مجھے وہ پکڑا

کتنے بکڑ ہو تم

زویا بہت دیر سے اُسے یہی کرتا دیکھ رہی تھی اب اُسکا خاموش رہنا محال ہو گیا تھا

تم کیوں میرے کھانے پر نظر رکھ رہی ہو تم بھی کھاؤ

ذوہان نے چکن رول کھاتے ہوئے مزے سے بولا

نہیں تم ہی کھاؤ اتنا

زویا چیئر سے اٹھتے بولی

میرا تو ہو گیا

ذوہان نیپکین سے ہاتھ پوچھتے کہا اور ارد گرد دیکھنے لگا ایک جگہ اسکی نظرا ٹکی اور وہ پل بھر میں اسکے پاس پہنچا

Will you give me this guitar for a while?

ذوہان نے تحمیل سے کہا

Yes sure

وہ جو بھی تھا وہاں گیا اور اُسے گٹار پکڑا دیا، گٹار کو پکڑتے ہی اسنے تاروں میں ہاتھ پھیرا اور گٹار بجانے لگا، وہ سب بیٹھے اُسکی کاروائی ہی دیکھ رہے تھے

یہ زندگی رفتار سے چل پڑی

جاتے ہوئے راہوں میں

ہم سے یہ ہی کہے گئی

ذوہان نے اُن سب کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر گا رہا تھا اور آس پاس ہر شخص کی نظر اُس پر ہی مرکوز تھی

ہمارا یہ وقت ہمارا

جو ایک بار گیا تو آیا نہ دوبارہ

سمجھ لو ذرا یہ ہواؤں کا اشارہ،

میرے یاروں

جبھی زویا اسکے ہاتھ سے گٹار چھین کر بجاتے ہوئے گانا گاتے ہوئے اُن سب کے چیئر کے ارد گرد گھومنے لگی

اپنا ہر دن ایسے جیو

جیسے کی آخری ہو

جیو تو اس پل ایسے جیو

جیسے کی آخری ہو

اس بار زویا اور ذوہان نے ایک ساتھ گایا زویا کے ہاتھوں میں گٹار اور ذوہان کے ہاتھوں میں بوتل جو اس نے مائک سمجھا ہوا تھا

Whenever we know we are having a blast

singing oye o

Living a evryday likes it's your last singing

oye o

Life for today, letting go of tha past singin oye

o

Give it up, give it up

Everybody say oye o

حانم کو کہا برداشت ہونا تھاوہ چیئر سے اٹھی اور زویا کے ہاتھ سے گٹار لیکر اچھلتے کودتے گانے لگی

ہم سب جو ساتھ میں رہے

خوشیاں سب ہاتھ میں رہے

غم سے بس فاصلے رہے یوں۔ تو ترو تو

حمزہ نے حانم سے گٹار لے کر اسکے بالوں کی ایک لٹ کھینچی حانم نے اُسے گھورا مگر وہ گاتا رہا

چاہے کہیں کسی بھی موڑ پر

بگڑے کوئی بات بھی اگر

مل کے ایک دوجے سے کہیں یوں۔

طلحہ نے حمزہ سے گٹار لیا اور حمزہ کے پیٹھ سے اپنی پشت ٹکائے آسمان کے جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر گانے لگا

یہ باتیں ہے چھوٹی موٹی باتیں

یہ آئے جائے جیسے کی دن اور راتین

نہ آنکھوں سے لگانا، کبھی یہ برساتیں

میرے یاروں

ہانیہ نے طلحہ سے گٹار لیا اور ارد گرد گھوم کر مسکراتے ہوئے گانے لگی

اپنا ہر دن ایسے جیو

جیسے کی آخری ہو

جیو تو اس پل ایسے جیو

جیسے کی آخری ہو

اس بار حانم ہانیہ زویا حمزہ ذوہان اور طلحہ نے مل کر ایک ساتھ گیا

Liveing for today, letting go of the past

singing oye o

Give it up, give it up

Everybody say oye o

دنیا مطلب کی یار ہے

اسکی عادت بے کار ہے

اس سے کم رکھنا واسطا تو۔۔تو تر و تو

نور نے ہانیہ کے ہاتھ سے گٹار لے کر ایک چیئر پر بیٹھتے ہوئے گایا

اپنوں سے رکھنا دوستی

ان سے دوری ہر کمی

ان میں ہی ڈھونڈ راستہ تو

ناجانا تو نے ناجانا

یہ منزل ہے تیری تُجھے ہے یہ پانا

ہے میں نے کہا جو, وہ سن لے زمانہ

میرے یارو

شان نے نور سے گٹار چھین کر اچھلتے ہوئے چیئر پر کھڑا ہو کر گانے لگا

اپنا ہر دن ایسے جیو

جیسے کی آخری ہو

جیو تو اس پل ایسے جیو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے کی آخری ہو

اُن آٹھو نے ایک ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے مل کر ساتھ گایا

یہ زندگی رفتار سے چل پڑی

جاتے ہوئے راہوں میں

ہم سے بھی کہے گئ

صارم کے ہاتھوں سے جنت نے گٹار چھینا جس سے اُسے خاموش ہونا پڑا اور گھورنے لگا

مگر جنت اُسے نظرانداز کر کے گانے لگی

ہمارا یہ وقت ہمارا

جو ایک بار گیا آئے نہ دوبارہ

سمجھ لو ذرا یہ ہواؤں کا اشارہ

میرے یاروں

جنت مسکرا کر گھومتے ہوئے گایا

اپنا ہر دن ایسے جیو

جیسے کی آخری ہو

جیو تو اس پل ایسے جیو

جیسے کی آخری ہو

وہ سب نے گول گول گھومتے ہوئے مسکراتے ہوئے گانا گا رہے تھے اُن سب کی خوشی چہروں سے پھوٹ رہی تھی یہ حسین لمحے سب کے دلوں میں قید ہو گئے

کھلی فضا آسمانوں میں رقص کر رہی تھی یہ منظر سی سائڈ کا تھا آفتاب غروب ہو رہا تھا سمندر کا پانی آگے آتا اور ریت کو بگھو کر پیچھے چلا جاتا بار بار یہی عمل دوہراتا بہت خوبصورت منظر واضع ہو رہا تھا کوئی چیئر پر بیٹھا تھا تو کوئی گیلی ریت پر چہل قدمی کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج اُن سب کا چنڈیگڑھ میں آخری دن تھا

سٹوڈینٹ انجوئے کر رہے تھے اور ٹیچرز ٹیبل کے گرد چیئر پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے، اور ایسے میں وہ سب ایک ساتھ سمندر کے کنارے گیلی ریت پر کھڑے تھے اور آنکھوں میں گوگلز لگائے ہوئے تھے

آج ہمارا آخری دن ہے

زویا نے سورج دیکھتے ہوئے اُداسی سے کہا

ہاں یار مجھے جانے کا دل نہیں کر رہا

حانم نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

مت جانا یہی پر ایک کٹورا لیکر بیٹھ جانا اور کہنا پیسا دے دے بابا

حمزہ نے مذاق بناتے ہوئے حانم کو کہا

تم ہی بیٹھ جانا تم زیادہ اچھے لگو گے

حانم نے بظاھر مسکرا کر مگر دانت پیستے ہوئے کہا

یار مجھے بھی جانے کا دل نہیں کر رہا

شان نے آنکھوں سے گوگلز ہٹا کر کہا

ہاں گھر جا کر پھر وہی سب گھر سے یونی، یونی سے گھر، کلاس، لیکچر، ڈانٹ

صارم نے کوفت سے کہا

آخری دن ہے تو کیا ہوا انجوئے کرو

ہانیہ نے مسکرا کر کہتے ہوئی ایک کار کے جانب بڑھی

ہیلو

ہانیہ نے کار کے مالک سے کہا جو لڑکی تھی

ہیلو

لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا

www.neweramagazine.com

آپ کا نام کیا ہے

ہانیہ نے سوال کیا

ماہم

ماہم نے مسکرا کر جواب دیا

کیا آپ ہماری یہاں تصویریں لینگی

ہانیہ مطلب پر آئی

ہماری؟

ماہم نے نہ سمجھی سے پوچھا تو ہانیہ نے اُن سب کو اپنی طرف بلایا

جی ہماری

اُن سب نے ایک ساتھ کہا

ج۔جی

اتنے لوگ کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی

یعنی آپ ہماری پک لینگی

ہانیہ نے تصدیق چاہی

ہاں

اس نے مختصر جواب دیا

اچھا یہ لے

ہانیہ نے کیمرہ آن کر کے ماہم کو پکڑایا اور اُن سب نے فٹافٹ جگہ سنبھالی، زویا حانم اور جنت گاڑی کے چھت پر، نور اور ہانیہ گاڑی کے بوٹ پر اور وہ پانچوں زمین پر گاڑی کے آگے گاڑی سے پشت لگائے بیٹھے تھے اور وہ سب آسمان کے جانب دیکھ رہے تھے ماہم نے پکچر لی

دکھاوں ذرا کیسا آیا ہے

طلحہ نے ماہم سے فون لیتے کہا اور وہ سب بھی دیکھنے آ گئے

واہ یار کتنا اچھا لگ رہا ہوں میں

صارم نے اپنی تصویر دیکھتے کہا

ابے یہ دیکھ میں کتنا اچھا لگ رہا ہوں

حمزہ نے اپنی تصویر دیکھتے کہا

سنو تم ہماری تصویر لو

حانم نے دھیرے سے ماہم سے کہا اور کار کے اِرد گرد وہ سب کھڑی ہو گئی ماہم نے یہ منظر کو کیمرہ کے آنکھ میں قید کر لیا، وہ پانچوں اپنی تصویر دیکھنے میں مگن تھے

اب ایسے

نور نے کہا اور گھڑی کے بوٹ پر بیٹھ گئی اس کے ایک سائڈ حانم اور دوسرے سائڈ زویا اور گاڑی کے چھت پر جنت اور ہانیہ بیٹھی تھی وہ سب انگلی سے گو گلز کو بیچ میں سے تھوڑا نیچے کیا ہوا تھا

اس طرح لو

اس بار زویا نے کہا اور اور جا کر زمین پر گاڑی سے پشت ٹکائے بیٹھ گئی اور اسکے پیچھے ایک کنارے گاڑی کے بوٹ پر ہانیہ اور ایک کنارے حانم اور اس کے پیچھے گاڑی کے چھت پر بیچو بیچ نور اور جنت بیٹھی تھی اور ایسے کی کئی تصویریں لینے لگی اور ماہم پریشان ہو گئی تھی اُسے لگا ایک دو تصویر لینگی پر اُسے کیا پتہ تھا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو جائیگا

بے وفا اکیلے اکیلے تصویر لے رہی ہو

ذوہان کی نظر اُن پر پڑی تو لمحہ ضائع کیئے بغیر اُن سب کے جانب پہونچا اور اس کے پیچھے وہ چاروں بھی تھے

کسی نے روکا تھا کیا آنے کو

نور آنکھوں سے گوگلز ہٹاتے ہوئے کہا

تم تو ہو ہی ڈاکو

ذوہان نے کہا

تمہارے کس چیز پر ڈاکا ڈال دیا میں نے

نور نے ایک ایک ابرو اچکاتے پوچھا

اسکی چیز پر نہ سہی میری چیز پر تو ڈاکا ڈالا ہے نا تم نے

شان نے آنکھوں نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے کہا

اچھا اب نام بھی بتا دو کیا چیز پر ڈالا ہے ڈاکا

نور نے ڈاکا کو خاصا زور دے کر کہا

کیا تمہیں نہیں پتا

شان نے ایک قدم آگے ہوتے کہا

ک۔۔کیا

نور گڑ بڑائی

کیا کر رہا ہے گدھا

ذوہان نے اُسکا بازو کھینچتے ہوئے اُسے پیچھے کیا

تو ہو گا گدھا

شان نے اپنا بازو چھڑاتے کہا

تیری حرکتیں مجھے مشکوک لگ رہی ہے

ذوہان نے آنکھیں چھوٹی کرتے کہا

یہ پاگل ہے، تم اسکی بات پر دھیان مت دو

طلحہ نے نور سے کہا اور شان کو گھورا، اسکے گھورنے پر شان اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اب اسکی نظر حمزہ اور صارم پر پڑی جو اُسے ہی مشکوک نظروں سے گھور رہے تھے

افف کہیں پھنس تو نہیں گیا میں

شان نے اُسے دیکھتے ہوئے سوچا

اچھا چلو تصویریں لے

شان نے باتوں کا رخ تصویر کے جانب کیا اور وہ سب اُس سے بعد میں پوچھنے کا ارادہ کرتے تصویر لینے لگے اب ماہم کو خود کی حالت پر رحم آرہا تھا اور اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے تصویر لینے کے لیے حامی بھری تھی

گاڑی کی چھت پر بیچ میں طلحہ اور ایک سائڈ نور اور جنت کھڑی تھی اور وہ تینوں اُن کے آگے ایک ساتھ پیر لٹکائے بیٹھی تھی اور زمین پر گاڑی کے بیچ میں شان اور ذوہان بیٹھے تھے اور تھوڑے فاصلے پر گاڑی سے ٹیک لگاے حمزہ اور صارم بیٹھے تھے نیلا آسمان واضع ہو رہا تھا

اچھا اب مجھے لیٹ ہو رہی ہوں میں جا رہی ہوں

ماہم بری طرح پھنسی تھی اسنے یہ جملہ پانچویں بار دہرایا تھا مگر وہ سب بس یہ آخری بار ہے ایسے ہی جملوں سے اُسے روک لیتے تھے

ایک اور۔۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ

حمزہ کچھ کہتا جب نور نے اس سے کہا شاید اسکی حالت دیکھ کر اُسے ترس آنے لگا تھا، نور کے کہتے ہی اس نے فون نور کو پکڑایا اور گاڑی میں بیٹھ کر زن سے اُڑا لے گئی

ذکر تیرا.... خیال تیرا.... کمال تیرا....

پر شعر میرے نام سے.... مقبول ہو گیا....

فکر تیری.... بات تیری.... جستجو تیری....

سوالیہ ناحق.... میرا اصول ہو گیا....

منصف تیرا.... الزام تیرا.... فیصلہ تیرا....

چلو جرم مجھے.... میرا قبول ہو گیا....

آرزو تیری.... خواہش تیری.... حسرت تیری....

وقت عشق میں میرا.... فضول ہو گیا....

تصویر تیری.... یاد تیری.... تنہائی میری....

سارا عالم.... میرے معقول ہو گیا....

رکو

حانم نے ایک کیٹ کے پیچھے بھاگتے بولی کیٹ وائٹ رنگ کی تھی اُسکے بال لمبے سلکی تھے اُسکی آنکھوں کا رنگ بلیو تھا وہ کافی کیوٹ لگ رہی تھی اسلئے حانم اسکے ساتھ سیلفی لینے کے لئے کب سے اسکے پیچھے بھاگ رہی تھی بھاگتے بھاگتے وہ جنگل میں پہنچ چکی تھی

اففف کتنا تیز دوڑتی ہے یہ

دوڑتے دوڑتے اُسکی سان پھول چکی تھی اس لیے وہ سانس ہموار کرنے کے لیے رکی اور اِرد گرد دیکھنے لگی جہاں صرف اونچے اونچے درخت نظر آرہے تھے اس نے آسمان

کی طرف دیکھا جہاں روشنی اندھیروں میں تبدیل ہو رہی تھی

یہ میں کہاں آگئی

اس نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے خوف سے کہا اور پھر واپس جانے کے لیٔے پیچھے

بھاگنے لگی اور گھڈے کو نا دیکھ سکی گڑھے میں گری

آآآآ

اُسکی خوفناک چیخ نمودار ہوئی

یار میں کب سے حانم کو ڈھونڈ رہی ہوں مگر وہ کہیں دکھ ہی نہیں رہی ہے

جنت گہری گہری سانس لیتے پریشانی سے اُن چاروں کی جانب پہنچی اُسکی بات سن کر اُن

چاروں نے پریشانی سے اُسے دیکھا

ہو گی یار کہیں، کہاں جاسکتی ہے وہ

ہانیہ نے اِرد گرد دیکھتے پریشانی سے کہا

نہیں ہے یار، میں نے دیکھا ہے ہر طرف

اسکے چہرے سے پریشانی صاف نظر آرہی تھی

ایک کام کرو سب الگ الگ ڈائریکشن میں اُسے ڈھونڈتے ہے اوکے

نور نے چاروں طرف دیکھتے کہا سب ہی پریشان ہو گئی تھی وہ سب کم وقت میں اچھی دوست بن گئی تھی اُن سب نے ہاں میں سر ہلاتے حانم کو ڈھونڈنے چل دی

حانم حانم

زویا نے ہر اس جگہ دیکھ لیا تھا جہاں حانم ہو سکتی تھی مگر وہ اُسے کہیں نہیں دکھی ایسا لگ رہا تھا اُسکا دل پھٹ جائے گا

کیا ہوا زویا، پریشان کیوں ہو

جبھی وہ پانچوں اسکی طرف آئے اور شان نے سوال کیا

شان وہ۔۔وہ حا۔۔

زویا سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا اسکے آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا اب تو وہ سب بھی پریشان ہو گئے تھے اُسکا آنسو دیکھ کر

کیا ہوا زویا کسی نے کچھ کہا ہے

ذوہان پریشانی سے بولا اس نے آنسو صاف کرتے نفی میں سر ہلایا

زویا

جبھی جنت اُس کے پاس آئی اُسے دیکھتے ہی وہ اسکے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

کیا ہوا ہے

شان نے جنت سے پوچھا تو جنت نے سارا واقعہ اُنہیں بتادیا

اور مائی گوڈ اور تم اب ہمیں بتا رہی ہو

صارم نے جنت کو دیکھتے کہا

یہ رونے کا وقت نہیں ہے چلو اُسے ڈھونڈتے ہے

طلحہ نے کہا تو وہ سب بھی اُسے ڈھونڈنے لگے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حانم کہاں ہو تم

یہ کافی سنسان جگہ تھی جب خاموشی کو چیرتی ہانیہ کی آواز نمودار ہوئی

حانم

طلحہ اُس سے کچھ فاصلے میں کھڑا تھا وہ حانم کو ڈھونڈتے ہوئے یہاں پہونچا تھا

یا اللہ وہ جہاں بھی ہو صحیح سلامت ہو

ہانیہ نے آسمان کے جانب دیکھتے ہوئی بھیگے لہجے میں گویا ہوئی اسکے آنکھوں سے مسلسل اشک رواں تھے

حانم

اسنے آگے دوڑتے ہوئے پھر اُسے پکارا

جب طلحہ اُسے نظر آیا، طلحہ کو دیکھتے ہی ہانیہ لمحے ضائع کئے بغیر اسکے پاس پہنچی

آپ کو حانم ملی

وہ آنکھوں میں اُمید لئے روندھی آواز میں بولی طلحہ نے اس سے نظر چرائی

جواب دیں

ہانیہ اُسے خاموشی سے کھڑا دیکھتے اُسکا بازوں ہلاتے ہوئے پوچھا

مل جائے گی وہ ہانیہ

طلحہ نے اُسے تسلی دی

چلو ڈھونڈتے ہے اُسے

طلحہ نے کہا تو اسنے ہاں میں سر ہلاتے اُسے ڈھونڈنے پھر سے مصروف ہو گئی فرق بس

اتنا تھا اس بار اُسکے ساتھ طلحہ تھا

چلو میں پھنسی تو پھنسی اس گھڈے میں مگر یہ منحوس فون بھی فوت ہو گیا

حانم گھڈے میں بیٹھ کر چپس کھاتے ہوئے فون کو گالیاں دیتے بولی وہ کب سے خود

سے ہی باتیں کیئے جا رہی تھی

اچھا ہوا میں نے بیگ میں یہ چپس اور چاکلیٹس رکھ لیا تھا ورنہ مجھے بور ہو کر ہی مر جانا تھا

اسنے چپس منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

اب تو اندھیرا بھی ہو گیا اگر بھوت ووت آ گیا تو، کیا کرو نگی میں

اب اسکو ایک پریشانی لاحق ہوئی

ہیلو بھوت، اگر ہو تو ابھی آ جاؤ ورنہ پھر موقع ملے نا ملے

اسنے تھوڑی اونچی آواز میں کہا اور حمزہ جو اُسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں پہنچ گیا تھا

اسکی آواز سن کر گھڈے کے جانب جانے لگا جب پھر حانم کی آواز اُسکے سماعت میں گونجی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو آ گئے تم سب، چلو بیٹھوں ہم پارٹی کرتے ہے، لیکن تمہارے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں، کوئی بات نہیں تم بیٹھ کر میری شکل دیکھ لو، لیکن نظر مت لگانا وہ کیا ہے نا مجھے بہت جلدی نظر لگ جاتی ہے خیر یہ سب باتیں چھوڑو ہم پارٹی کرتے ہے تم سب کے پاس کچھ ہے تو نہیں اور میں اپنا نہیں دینے والی ویسے بھی میرے پاس صرف دو چیز ہی ہے، کوئی بات نہیں تم سب اتنے خوش نصیب ہو میرے ساتھ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا تم بیٹھنے سے ہی کام چلا لو میں چاکلیٹس اور چپس سے ہی کام چلا لیتی ہوں

وہ ایسے بات کر رہی تھی جیسے سچ میں کوئی ہو مگر اسکے بولنے کی عادت بھی نا، اور

حمزہ۔۔۔حمزہ تو اُسکی باتیں ہی سن کر گڑھے کے تھوڑے فاصلے پر مزے سے بیٹھ کر اسکی باتیں سنتے مزا لینے لگا وہ قہقہ ضبط کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا، جبھی وہاں وہ سب بھی اکھٹے آئے اور حمزہ کو اطمینان سے بیٹھا دیکھ کر دانت پیستے ہوئے اُس کے جانب بڑھے

تمھیں شرم نہیں آتی میری فرینڈ مل نہیں رہی ہے اور تم آرام سے بیٹھے ہو

اُسے بیٹھا دیکھ ہانیہ کو آگ ہی لگ گئی،اور ابھی زویا کچھ کہتی جب حمزہ نے اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا،اور پھر سے حانم کی آواز سنائی دی اُن سب نے حیرت سے گھڈے کے جانب دیکھا

بھوت یار،اب میں کیا کروں میرا تو چپس اور چاکلیٹس بھی ختم ہو گئے

حانم نے پریشانی سے کہا

چلو تم کوئی گانا سناد و بور تو نہیں ہونا پڑے گا

اسنے ایک فرمائش کی اور اسکی بات سن کر اُن سب کے تاثرات جو تنے ہوئے تھے اب اُن سب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی،وہ سب بھی حمزہ کے ساتھ مزے سے بیٹھ کر مزا لینے لگے

لگتا ہے تمھیں گانا نہیں آتا چلو کوئی بات نہیں میں ہی گا لیتی ہوں

حانم نے کہے کر گانا شروع ہوئی مگر آواز ایکدم بیسوری تھی

میری روح کا پرندہ پھڑ پھڑاے

لیکن سکون کا جزیرہ مل ناپائے

وے کی کراں

وے کی کراں

ایک بار کو تجلی تو دیکھا دے

جھوٹی صحیح مگر تسلی تو دلا دے

وے کی کاراں

وے کی کراں

حانم گالا پھاڑ پھاڑ کر گا رہی تھی اسکی آواز سن کر تو بھوت بھی مر جاتے

مجھے اتنا ہی آتا ہے اب تم گاؤ

حانم یہ کہے کر خاموش ہو گئی تھوڑے وقفے بعد جب حانم کو برداشت نہ ہوا تو پھٹ

پڑی

کیسے منحوس بھوت ہو یار تم، کب سے میں بولے جا رہی ہوں اور ایک تم ہو جو صرف

سن رہے ہو، ایسا بیوقوف بھوت تو آج سے پہلے میں نے کہیں نہیں دیکھا ایک موویز

میں بھوت ہوتے ہے جو اتنے ڈراؤنے ہوتے ہے اور ایک تم ہو، شرم آنی چاہیے

تمہیں، بھوت کے نام پر کلنک ہو تم کلنک سمجھے تم، جاؤ پہلے بھوت بن نے کی پریکٹس

کرو، ایسے ہی منہ اٹھا کر آجاتے ہے ائرے غیرے بھوت بن نے، اور ایک بات بتاؤ تم

نے کینڈل کیوں نہیں لی غریب بھی ہو گیا، کیسے گھٹیا قسم کے بھوت ہو، کمالیا کرو کم از

کم یہ غریبی تو نہیں دیکھنے کو ملے گی، کا مجبور، اللہ کریں تم کبھی امیر ہی نا ہو اللہ کرے

کینڈل کی شکل تمہیں کبھی دیکھنے کو نا ملے اور تم ترسوں تڑپوں کینڈل کو دیکھنے لیئے

اب اُن سب کا ضبط جواب دے گیا اور جناتوں کی طرح قہقہ لگانے لگے حانم کا جو اتنی دیر

سے ریڈیو چالو تھا اُنکے قہقے سن کر ایکدم بند ہوا اور وہ جھٹ سے کھڑی ہو کر خوف سے

اوپر دیکھنے لگی

یا اللہ سچ میں بھوت تو نہیں آگیا

حانم نے دل میں سوچا حانم کو خاموش دیکھتا حمزہ کے دماغ تیزی سے کام کرنا شروع ہوا

اور وہ اُن سب کو پلین بتانے لگا

وہ ڈر جائے گی

زویا نے کہا

ڈرنا ہوتا نا تو یہ کب کا ڈر چکی ہوتی

حمزہ نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا ہر طرف رات کی تاریکی پھیلے ہوئی تھی اُونچے

اونچے درخت ہر طرف خوف طاری تھا اس سنسان جنگل میں وہ سب بیٹھے مزا کر رہے

تھے

اچھا ٹھیک ہے

زویا نے کہا

گانا سننا ہے نا تمھیں

یہ آواز حمزہ شان اور ذوہان کی تھی اگر صرف ایک شخص بولتا تو وہ آواز پہچان لیتی

یااللہ

حانم نے خوف سے آنکھیں بند کی

بولو

پھر اُن تینوں نے سوال کیا

ڈرمت حانم اتنلکر سی پڑھ اور جواب دے دے، آخر میں، میں نے ہی اسے اُکسایا ہے،

لیکن اس نے توانا کا مثلا بنالیا، چلو کوئی بات نہیں

حانم نے دل میں سوچتے ہوئے جلدی جلدی اتنلکر سی پڑھ کر خود پر اور چاروں طرف

پھونکا اور پھر لرزتے زبان سے جواب دیا

ہا۔۔ہاں

زبان لڑکھڑا ئی

دیکھ لو اپنی فرینڈ کو اب بھوتوں سے گانا سنے گی

حمزہ نے اُن چاروں کو دیکھتے طنزیہ کہا

آخر دوست کس کی ہے

زویا نے اپنی کولر جھاڑی جیسی کونسا مہان کام کر دیا ہو اسنے

بہت بہادر ہے میری دوست

ہانیہ نے فخر سے کہا

اچھا گانا سننا ہے

وہ تینوں مسکراہٹ ضبط کئے طنز کیا باقی سب کا حال بھی ان سے مختلف نا تھا

ن۔نہیں

حانم نے آنکھیں اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں ایک سایہ نظر آرہا تھا حانم ڈر کے مارے کانپنے لگی

یااللہ

ایک سسکی نکلی

یار وہ رو دے گی

شان نے دھیمے آواز میں حمزہ سے کہا

یار رک مزا لینے دے

حمزہ نے لاپرواہی سے کہا

آج بہت دنوں بات کچھ اچھا کھانے کو ملے گا

حمزہ نے اس بار بھاری آواز میں کہا حانم کے آنکھوں سے ایک آنسو نکلا وہ ڈر سے گھٹنوں میں سر دیئے وہی کونے میں بیٹھ کر رونے لگی

گدھے وہ رو رہی ہے

ذوہان نے اسکے رونے کی آواز سن کر کہا

حمزہ بس کرو

صارم نے اُسے روکنا چاہا

یار رک

وہ سب دھیمی آواز میں بات کر رہے تھے حانم نے خاموشی دیکھ کر سر اُٹھایا تو سامنے چار

سایہ نظر آیا وہ اور زیادہ ڈر گئی اور اسکے رونے میں شدت ہوئی

ہاہاہاہا

وہ مصنوعی خوفناک سا ہنسی ہنسنے لگا مگر اس بار شان اور ذوہان نے اُسکا ساتھ نہیں دیا،

ہنسی کی آواز سن کر حانم ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی

بس کرو تم

ہانیہ کو کہاں برداشت ہوتا تھا اُسکا رونا، اسنے حمزہ کو چپ کروانے کے لیئے اُسے وہاں

سے ہٹانا چاہا کیوں کی حمزہ باز نہیں آنے والا تھا اُسے ہٹانے کی وجہ سے اُسکا توازن برقرار

نہ رکھ سکا اور وہ بھی گھڈے میں گر گیا کچھ گرنے کی آواز سے حانم نے گھٹنوں سے سر

اٹھا کر دیکھا جہاں حمزہ بیٹھا کراہ رہا تھا اُسکا چہرہ اندھیرے کی وجہ سے واضع نہیں ہو رہا تھا

حانم اُسے کچھ اور سمجھ کر تیز آواز میں رونے لگی اسکوں روتا دیکھ حمزہ جھٹ سے کھڑا ہوا

اور اسکے جانب بڑھنے لگا، اُسے اپنے جانب آتا دیکھ حانم ڈر کے مارے کھڑی ہو گئی اور

ہمت جمع کر کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولی

د۔۔دور رہو ورنہ میں یہ دے ماروں نگی

حانم نے ہاتھ میں پکڑے پتھر کو اسکے جانب دکھاتے بولی

پاگل ہو گئی ہو کیا

حمزہ جھٹ سے اسکے جانب بڑھا اسکے ہاتھوں سے پتھر کھینچ کر دور پھینکا

حانم نے اپنی آنکھیں مینچی

حانم

حمزہ نے سرگوشی کی لیکن اسنے اپنی آنکھیں اور زور سے مینچی حانم کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو چکی تھی، اُسے ایک جگہ ہی ٹکا دیکھ کر حمزہ نے موبائل نکالا فلیش آن کر کے اسکے چہرے کے جانب کیا اپنے چہرے پر روشنی محسوس کر کے اسنے پٹ سے آنکھیں کھولی، اور حمزہ تو سانس روکے اسکی آنسوؤں سے بھری بڑی بڑی آنکھیں دیکھ کر دم بخود ہو گیا اور ایک ٹک اُسے تکنے لگا

حانم ڈرو نہیں ہم ہے

جبھی جنت کی آواز سنائی دی

حانم تم ٹھیک ہو

نور نے پوچھا

حمزہ حانم کچھ جواب دو تم دونوں

صارم نے کہا

تم حمزہ ہو

حانم نے سوال کیا اسکے پوچھنے پر وہ ہوش میں آیا اور ایک قدم پیچھے لیا

ہاں

حمزہ نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا

تم مجھے اتنی دیر سے ڈرا رہے تھے

حانم نے اپنے آنسو صاف کرتے پوچھا

ہاں

مختصر جواب

اتنی دیر سے تم مجھے ڈرا رہے تھی شرم نہیں آئی تمہیں اگر میں مر جاتی تو

حانم نے غصے سے کہا

یار کچھ جواب تو دو

شان نے آواز لگائی

ہاں ٹھیک ہوں میں

حانم نے آگے بڑھتے ہوئے اپنی آنکھ صاف کر کے کہا

حانم

حمزہ نے اُسے پکارا

ہمیں باہر نکالوں

حانم نے حمزہ کی بات نظر انداز کرتے ہوئے اُن سے کہا

ہاتھ دو اپنا تم

طلحہ نے کہے کر تھوڑا جھکتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا، لیکن حانم سے پہلے حمزہ نے تھام لیا

طلحہ نے اُسے کھینچ کر باہر نکالا، کیونکہ کھڈا زیادہ گہرا نہیں تھا،اب حمزہ نے حانم کے

جانب ہاتھ بڑھایا حانم کو لاچار تھامنا پڑا اسکے تھامتے ہی حمزہ نے اُسے کھینچا، وہ باہر نکلی اور

گردن گھما گھما کر چاروں جانب دیکھنے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوشٹ

ہانیہ کو کچھ یاد آنے پر اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا

کیا ہوا

نور نے پوچھا

وقت کتنا ہوا ہے

ہانیہ نے پوچھا نور نے فون میں دیکھا اور وقت دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹی

کیا ہوا

اُسے فون میں گھورتا دیکھ جنت نے سوال کیا

اونو

صارم کو کچھ یاد آیا جب وہ دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر پریشانی سے گویا ہوا

کیا ہو گیا ہے یار

طلحہ نے نا سمجھی سے پوچھا

اب ہم کیا کریں

صارم نے پریشانی سے وہی بیٹھ کر گویا ہوا

ہوا کیا ہے

جنت نے جھنجلا کر پوچھا

ہم جنگل میں پھنس گئے راستے کا پتہ نہیں، ہماری بس چھوٹ گئی آٹھ بجے سب کو ہوٹل سے نکلنا تھا اور اب ساڑھے گیارہ ہو رہا ہے

صارم نے کہا

اب ہم کیا کرینگے

جنت زمین میں بیٹھتے ہوئے صدمے سے گویا ہوئی

اب ہم کچھ نہیں کرینگے، اب جو کریگا وہ یہاں کے جنگلی جانور کرینگے

ہانیہ نے بیٹھتے کہا

واو یار ہم جنگل میں پھنس گئے ہاو فلمی

حانم خوشی سے بیٹھتے ہوئے بولی ابھی وہ رو رہی تھی مگر اب وہ خوش نظر آ رہی تھی پل میں تولہ پل میں ماشا

ہاں اتنا مزا آئے گا

ذوہان نے بھی خوشی سے بیٹھتے کہا

اس انڈوینچر میں مزا آنے والا ہے

شان ذوہان کے ساتھ بیٹھتا بولا

مجھے تو یقین نہیں آ رہا ہم جنگل میں پھنس گئے مجھے وہ والی فیلنگ آ رہی ہے جب مووِیز میں ہیرو اور ہیروئن جنگل میں پھنس جاتے ہیں

ذوہان نے اُسے دیکھا جو مسکرا مسکرا کر بتا رہی تھی اُسے دیکھ کر وہ بھی مسکرا کر اُسے تکنے لگا اور باقی سب حیرت سے اُنکی باتیں سن رہے تھے

ہی ہی ہی لیکن تمہارا ہیرو نہیں ہے یہاں

شان نے مذاق بناتے ہوئے کہا زویا نے منہ بسورا جب اُسکی نظر ذوہان پر رکی جو اُسے ہی مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا، زویا نے اُسے گھورا اسکے گھورنے پر ذوہان کے لبوں پر اور جاندار مسکراہٹ بکھری اُس نے اُسے آنکھ مارا زویا کا اُسکی حرکت پر منہ کھل گیا وہ سٹپٹا

www.neweramagazine.com

کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی

مجھے تو پوری سوچی سمجھی سازش لگ رہی ہے

حمزہ نے اُن چاروں کو مشکوک نظروں سے دیکھتے بولا

کہنا کیا چاہتا ہے تو

ذوہان نے ایک ائیبرو اٹھاتے پوچھا

یہاں سے جانے کا سب سے زیادہ غم تم چاروں کو ہی تھا

نور نے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ خدا کا خوف کر و یار

شان نے مصنوعی حیرت سے کہا

سچ بتاؤ تم چاروں

صارم نے اُنہیں گھورتے ہوئے پوچھا

نہیں تمہارا کیا مطلب ہے ہاں ! ہم حانم کو اس گھڈے میں رکنے کا کہنگے اور یہ اتنی

رات کو اس جنگل میں رکنے کے لئے مان جائیگی

ذوہان چڑ کر بولا

او کے یار اتنا ہائپر کیوں ہو رہا ہے

طلحہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

اب ہم کیا کریں

کچھ وقفے بعد حانم بولی

کرنا کیا ہے، جو تم کچھ دیر پہلے بھوتوں کے ساتھ کر رہی تھی اب ہم ساتھ کرینگے

ذوہان مزے سے بولا

صحیح کہا

زویا نے بھی خوشی سے کہا

چلو شروع ہو جاؤ

شان نے کہا اور پھر وہ چاروں کا ایک ساتھ پھٹا اسپیکر آن ہوا

میری روح کا پرندہ پھڑ پھڑائے

لیکن سکون کا جزیرہ مل نا پائے

وے کی کراں، وے کی کراں

ایک بار کو تجلی تو دیکھا دے

جھوٹی صحیح مگر تسلی تو دلا دے

وے کی کراں، وے کی کراں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنکی بیسُری آواز سن کر اُن سب نے اپنے کانوں میں انگلی ٹھوسی ہوئی تھی

منہ بند کرو تم سب اپنا

ہانیہ کو جب برداشت نا ہوا تو وہ چلا کر بولی لیکن اُن سب کے تو کان ہی بند تھے

رانجھادے یار بولیاں

سن لے پکار بولیاں

تو ہی تو یار ہو۔۔

اُنہیں خاموش ہونا پڑا کیونکہ طلحہ نے شان کا گلا دبوچا تھا اور صارم نے ذوہان کا

اب گائے گا

صارم نے دانت پیس کر ذوہان سے پوچھا

نہیں گاؤنگا چھوڑ

ذوہان اُسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش میں تھا

اگر پھٹا اسپیکر آن کیا نا تو

طلحہ نے تنبیہ کی

اوکے فائن نہیں گاؤنگا اب خوش

شان نے اُسے دھکیلتے ہوئے منہ بگاڑ کر کہا اور اب سب خاموشی سے اپنی جگہ بیٹھ گئے

کتنا وقت ہو رہا ہے

حمزہ نے تھوڑی پہ ہاتھ رکھے پوچھا

ایک بج رہا ہے

شان نے فون میں دیکھتے ہوئے کہا

جبھی کتے کے بھوکنے کی سنائی دی وہ سب جو اطمینان سے بیٹھے تھے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے

یہ آواز کہاں سے آ گئی

ہانیہ نے پریشانی سے کہا

لگتا ہے آج ہم کسی کا خوراک بن کر ہی رہینگے

حمزہ نے آواز کے جانب دیکھتے کہا

جب شکل اچھی نا ہو تو بندہ بات ہی اچھی کر لیتا ہے

حانم نے تپ کر کہا

او ہیلو تم سے اچھی شکل ہے میری

حمزہ اترا کر بولا

وقت کی نزاکت دیکھ لیا کرو تم دونوں جب دیکھو بچوں کی طرح لڑتے جھگڑتے ہو

طلحہ نے دانت پیس کر کہا تو وہ دونوں خاموش ہوئے،اب کتے کے بھوکنے کی آواز زیادہ

اونچی ہو چکی تھی سنائی دی

چلو دیکھتے ہے کیا ہے آگے

نور کہے کر آگے بڑھنے لگی

چڑیل،دماغ خراب ہو گیا ہے کیا تمہارا

ہانیہ کو اُسکی دماغی حالت پہ شک ہوا جب وہ اُسکا بازوں پکڑتے بوکھلا کر بولی

تو کیا یہاں پر ڈر کے بیٹھے رہنگے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے تپ کر کہا

ٹھیک کہے رہی ہے یہ،چلو دیکھتے ہے

شان نے کہا اور پھر وہ سب آواز کے جانب بڑھنے لگے ہانیہ نے خوف سے جنت اور

حانم کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا شان ذوہان حانم اور نور تجسس کے مارے آگے آگے چل رہے

تھے

یار ایسا لگ رہا ہے جیسے آج تمہارا آخری دن ہے

صارم نے جنت سے کہا

اور مجھے بھی لگ رہا ہے تم مرنے والے ہو

جنت نے دانت پیس کر کہا

میرے مرنے سے کچھ نہیں ہو گا،

میرے ہونے سے کچھ ہوا ہے کیا

صارم نے شاعری پھوٹی

تمہارے ہونے سے یہ ہوا ہے

جو کسی کے ہونے سے نہیں ہوتا

جنت نے بھی اُسی کے انداز میں جواب دیا

واو یار تم دونوں شاعری شاعری کھیل رہے ہو میں بھی کروں شاعری

حمزہ جو صارم کے ساتھ ہی چل رہا تھا وہ خوشی سے بولا

عرض کیا ہے

حمزہ کی آواز سب کے سماعتوں تک پہنچی

ارشاد ارشاد

آگے چلتے شان اور ذوہان نے کہا

تیری ایک مسکراہٹ سے ہم ہوش گوا بیٹھے

واہ واہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُن دونوں نے شاعری پوری ہونے سے پہلے ہی بول دیا

گدھے پوری تو کرنے دے

حمزہ نے چلا کر کہا

کرتب

ذوہان نے کہا

تیری ایک مسکراہٹ سے ہم ہوش گوا بیٹھے

ہم ہوش میں آنے والے ہی تھے وہ پھر مسکرا بیٹھے

حمزہ نے شاعری مکمل کی

واہ واہ

شان ذوہان اور زویا نے کہا

تم سب انسان کب بنو گے

طلحہ دانت پیس کر بولا

جب تو بن جائے گا تب

حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا

تم لوگ یہاں آئے ہی کیوں

NEW ERA MAGAZINE .com Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طلحہ نے کچکچا کر کہا

ہم کہاں آئے ہے جانی ہم تو پھنسے ہے

حمزہ نے مصنوعی افسردگی سے کہا، باتوں ہی باتوں میں وہ سب آواز کے سمت پہنچ چکے تھے وہ سب چاروں طرف نظر گھما گھما کر دیکھنے لگے جہاں اونچے اونچے گھنے درخت سیاہ آسمان چاند اور تارے کا نام و نشان نہیں دکھ رہا تھا صرف تاریکی نظر آرہی تھی اور وحشت ٹپک رہی تھی اندھیروں کے باعث کچھ نظر نہیں آرہا تھا

یہاں تو کچھ نہیں ہے

زویا نے اِدھر اُدھر دیکھتے کہا

ہاں چلو واپس چلتے ہے

وہ سب مڑنے لگے جب کتے کے گراہٹ سنائی دی اُن سب وہی فریز ہو گئے، جب لگا کتے کی آواز ذرا پاس سے سنائی دی ہے تو سب نے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ساتھ یا آٹھ جنگلی کتا اپنی رال ٹپکائے سرخ آنکھوں سے اُنہیں ہی گھور رہے تھے کتے نے ایک قدم آگے بڑھایا اور وہ سب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے چٹ پٹ دوڑ لگا دی وہ سب بنا رو کے دوڑے جا رہے تھے اور کتا بھی اُن کے پیچھے دوڑ رہا تھا وہ دوڑتے دوڑتے رو کے اُنہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہا جائے زویا حانم اور ذوہان نے جلدی جلدی

ایک درخت پر چڑ کر بیٹھ گئے اُنہیں بیٹھتا دیکھ حمزہ صارم اور جنت بھی ایک درخت پر بیٹھ گئے

تم سب بھی بیٹھو جلدی

صارم نے چلا کر کہا تو نور اور شان ایک درخت پر بیٹھ گئے طلحہ ہانیہ کے وجہ سے روکا ہوا تھا کیونکہ اُسے درخت پر چڑنا نہیں آتا تھا

ہانیہ چلو کوشش کرو

طلحہ اُسکا ہاتھ پکڑ کر ایک درخت کے نیچے کھڑا ہوتا بولا

میں کیسے بیٹھوں

ہانیہ نے بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھتے پوچھا،اب کتے کی آواز بہت قریب سے سنائی دی

ہانیہ بیٹھو

نور نے چلا کر کہا

ہانیہ جلدی کرو

زویا نے بھی کہا اور تب تک آٹھوں کتے آ گئے تھے اور انکو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا

ہانیہ طلحہ کے بازوں سے ڈری سہمی لگی کھڑی تھی وہ سب سانس روکے اُنہیں ہی دیکھ رہے تھے

میں کچھ کرتا ہوں

ذوہان بدحواسی میں کہے کر کودنے ہی والا تھا جب زویا نے اُسے روکا

پاگل ہو گئے ہو کیا کرو گے تم

تو کیا ہاتھ بھاند کر بیٹھا رہوں

ذوہان بھڑک کر بولا

ذوہان بیٹھو اور وہاں دیکھوں

حانم نے کہا اور جس درخت پر شان اور نور بیٹھے تھے اُدھر اشارہ کیا

نور تم۔۔ تم ریوالور ہے

شان سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا نور نے اُسکی بات سمجھتے ہوئے جلدی سے اپنے جیکٹ سے ریوالور نکالی اور طلحہ کے جانب اچھال دی پکڑو یہ

نور نے چلا کر کہا طلحہ نے بروقت کیچ کر لیا اور ہوا میں فائر نگ کی جس سے کتے تھوڑے پیچھے ہوئے

جنت ریوالور دو

نور نے جنت سے کہا جنت نے جلدی سے اسکے جانب اپنی ریوالور اچھالی نور نے کیچ کر لی

جنت نے اپنے بوٹ سے ایک چاقو نکالا

کیا کرو گی اسکا

صارم نے اس سے نا سمجھی سے پوچھا

تمہاری گردن کاٹو نگی

جنت تپ کر بولی اور کتے کے جانب چاقو اچھال دیا چاقو ڈائریکٹ ایک کتے کے پیٹ میں لگا

تم کبھی سیدھا جواب نہیں دے سکتی کیا

صارم نے اُسے گھورتے کہا

تم کبھی سیدھا سوال نہیں کر سکتی کیا

جنت نے بھی اُسی کے انداز میں کہا

زیادہ بک بک کرو گے نا اسی درخت سے میں تم دونوں کو دھکا دے دونگا

حمزہ نے کچکچا کہا تو وہ دونوں خاموش ہو گئے سب کبھی طلحہ اور ہانیہ کو تو کبھی نور اور جنت کو تو کبھی کتے کو دیکھ رہے تھے طلحہ نے ایک بار پھر فائر نگ کی

کتے ڈر کر اور پیچھے ہوئے جبھی نور نے درخت سے چھلانگ لگائی اُسکو دیکھ کر شان نے بھی چھلانگ لگائی

تُجھے شان کی حرکتیں مشکوک نہیں لگ رہی ہے

حمزہ نے صارم سے پوچھا

لگ تو رہی ہے

صارم نے اسکے ہاں میں ہاں ملائی

کیوں مجھے تو طلحہ کی بھی لگ رہی ہے

جنت نے اُن دونوں سے کہا اُسے نور نے پہلے ہی بتادیا تھا طلحہ اور ہانیہ کے بارے میں

جنت کی بات پر دونوں گڑبڑاے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ن۔۔ نہیں تو

صارم نے اُن دونوں کو دیکھتے کہا

جھوٹ مت بولو سب پتا ہے مجھے

جنت نے دونوں کو گھور پر یقین سے کہا

کیسے

اُسکا یقین دیکھ کر وہ دونوں سوال پوچھنے پر مجبور ہو گئے

نور نے بتایا تھا

جنت نے سامنے دیکھتے کہا

اُسے کیسے پتہ

حمزہ نے نا سمجھی سے سوال کیا

شان نے شاید بتایا تھا

جنت کو کنفرم نہیں تھا

اور تو بات یہاں تک پہنچ گئی ہے

اُن دونوں نے نیچے کھڑے شان کو دیکھ کر کہا جنت نے اپنے کندھے اچکائے

نور جنگلی کتے کے قدموں میں فائر نگ کرنے لگی کتے دھیرے دھیرے پیچھے ہو کر بھاگ گئے اُن سب نے سکھ کا سانس لیا اور باری باری درخت سے اُترے

تم دونوں ٹھیک ہو

نور اُن دونوں کے جانب آتی بولی

ہاں

ہانیہ نے اپنے آنسو صاف کرتی بولی

کہیں چوٹ تو نہیں لگی

جنت نے پریشان سے ہانیہ سے پوچھا اس نے نفی میں سر ہلایا

ٹھیک ہونا

حانم اُسے کندھوں سے لگاتے کہا

چلو یار ایموسنل سین کا دی اینڈ کرو

زویا نے اُنکا دھیان ہٹاتے کہا

تم لوگ کو شرم تو نہیں آتی کی ایک بار مجھ سے میرا حال ہی پوچھ لے

طلحہ نے اُن پانچوں کو دیکھتے ہوئے اُن چاروں سے کہا

کیا ہوا ہے تیرے حال کو ٹھیک تو ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صارم نے اُسے نیچے سے اوپر تک دیکھتے کہا

اچھا پوچھ لیتا ہوں، طلحہ کیا حال حوال ہے تمہارا

حمزہ نے اسکے گلے لگتے ہوئے مصنوعی حال حوال پوچھا

کمینے دور ہٹ

طلحہ نے اُسے گھورتے ہوئے دھکا دیا

آج کا دن ہی منحوس ہے

حانم نے دانت کچکچا کر کہا

ابھی تو رات ہے لیکن

حمزہ نے اُسے بتایا

جو بھی ہو، ہے منحوس

حانم تپ کر بولی

ہاں صحیح کہا اگر تھوڑی دیر اور اس جنگل میں روکے نا ہم ضرور مر جائینگے

صارم نے اسکے ہاں میں ہاں ملائی

یار میں اتنے جلدی نہیں مرنے والا اگر ہم یہاں مر گئے تو کسی کو ہماری لاش بھی نہیں

ملے گی ہمارا تدفین کون کریگا

ذوہان کو ایک پریشانی لاحق ہوئی

جانور ہے نا، وہ تدفین کرنے کے لئے چھوڑینگے بھی نہیں

شان مزے سے بولا

تیری منہ میں خاک

طلحہ تپ کر بولا

یہ رات اتنی لمبی کیوں لگ رہی ہے

نور نے آسمان کے جانب دیکھتے کہا

جس کا انتظار کرو تو وہ دیر سے ہی ملتا ہے

شان نے جواب دیا

اب تو مجھے بھوک لگنے لگی ہے

جنت نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے منہ بسور کر کہا

یہاں اتنے پتے ہے درخت ہے نا تو کھالو

صارم نے درخت کے جانب اشارہ کرتے کہا جنت نے منہ بسورا

یہ سالہ منحوس نیٹورک بھی نہیں ہے یہاں

حمزہ نے فون دیکھتے ہوئے دانت پیس کر بولا

میرے فون کا تو بیٹری ہی ڈیڈ ہو گئ ہے

حانم اپنا فون دیکھتے صدمے سے بولی

اب مجھے نیند آرہی ہے

زویا جمائی لیتے بولی

وہ دیکھو درخت ہے نا جاو بندروں کی طرح لٹک جاؤ

ذوہان نے مسکراتے ہوئے کہا زویا نے اُسے گھورا

چلو ہم سب یہی بیٹھ کر رات گزارتے ہے

ہانیہ نے ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھے کہا

ہاں یار اب جو بھی ہو گا صبح ہو گا

طلحہ نے کہتے ہوئی بیٹھ گیا اور باقی سب بھی بیٹھ کر باتوں میں لگ گئے اب اتنے خوفناک جگہ نیند تو کسی کو آنی نہیں تھی

کوئی صورت سے رات کٹی تو سورج کی روشنی آسمانوں پر بکھری وہ سب رات کے جاگے ہوئے تھے ابھی تک کوئی سویا نہیں تھا صبح ہوتے ہی وہ سب راستہ ڈھونڈ نے نکل پڑے چلتے چلتے وہ سب کافی آگے آ گئے تھے جب دور ہی سے ایک بستی نظر آئی ایک جگہ انک نظر اٹکی، جہاں پر دو کار کے جانب تین یا چار لڑکے کو کھڑے دیکھا اُن لڑکوں میں سے کسی کی نظر اُن سب پر پڑی جب وہ اُن کے جانب بڑھا

کون ہو تم سب، اور اس علاقے میں کیا کر رہے ہو

اس لڑکے نے بے تاثر لہجے میں سوال کیا

ہم یونی کے ٹریپ سے دہلی سے چنڈیگڑھ آئے تھے اور کل ہی آخری دن تھا مگر ہم یہاں اس جنگل میں پھنس گئے تھے

طلحہ نے وضاحت دینے میں بہتری جانی

نام کیا ہے تمہارا

اس لڑکے نے پھر سوال کیا جو پچیس یا چھبیس کی عمر لگ رہا تھا وہ کافی سنجیدہ مزاج کا مالک تھا

طلحہ زبیر عزیز

طلحہ نے جواب دیا

اور یہ حمزہ شہیر آفندی، یہ شان ظفر علی، یہ صارم ذولفقار، اور میں، میں ذوہان ابراہم خان

ذوہان نے لڑکیوں کے علاوہ سب کا تعارف کروانا ضروری سمجھا

چلو میرے پیچھے آو

اس لڑکے نے ذوہان کی بات نظرانداز کرتے کہا وہ کم بولنے کا عادی تھا اور زیادہ بولنے والے لوگ اُسے پسند نہیں تھے

تمہارا نام کیا ہے

ذوہان نے پھر سوال کیا

صدام خان

اسنے کہا اور آگے چلنے لگا

یہ کیسا بادام کے جیسا نام ہے

شان نے منہ بگڑا

منہ بند کر کے چلو، اسنے سن لیا ناتو بس

صارم نے اُسے خاموش کروایا اور وہ سب ایک کار میں جیسے تیسے کر کے بیٹھے اور آگے والے کار میں صدام خان اور اسکے ساتھی تھے اور پیچھے والے میں وہ سب بیٹھے ہوئے تھے صارم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا وہ کار کو فالو کر رہے تھے

کار ایک عالیشان حویلی کے گیٹ پر رکی چوکیدار نے گیٹ کھولا باری باری کر کے دونوں کار اندر داخل ہوئی صدام خان کار سے نکل کر ہاتھ کے اشارے سے اُن سب کو بھی اندر آنے کو کہا سب کار سے نکل کر اسکے ہمراہ چل دیئے

اندر آتے ہی وہ سب نظر گھما گھما کر ساری حویلی دیکھ رہے تھے

اتنی بڑی حویلی ہے

زویا نے چاروں طرف نظر گھماتے کہا

ہاں

حانم نے بھی اِرد گرد دیکھتے کہا

توجو ایسے دیکھ رہا ہے نا، ممکن ہے تیری گردن نیچے گر جائیگی

شان نے ذوہان سے کہا جو کب سے اُچک اُچک کر گردن گھما گھما کر ہر طرف دیکھ رہا تھا

بابا جان

صدام خان نے شفقت خان سے کہا جو اس علاقے کے سردار تھے اور نرم مزاج کے مالک تھے اُنکے علاقے میں جو بھی آتا تھا وہ احترام سے ملتے تھے جبکہ یہ سب تو بھٹکے ہوئے مسافر تھے اور اُنکے حویلی میں آئے تو اُنکے مہمان ہوئے

بیٹھو بچوں

اُنہوں نے نرم مسکراہٹ سے کہا تو وہ سب صوفے پر بیٹھ گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نام کیا ہے تم سب کا

اُنہوں نے سوال کیا

میرا نام شان ظفر علی

شان نے اپنا تعارف کروایا اور باری باری سب بھی اپنا تعارف کروانے لگے اور کل کی پوری داستان سنانے بیٹھ گئے

تم سب رات سے جاگے ہو

بابا جان نے پوچھا

ہاں اب تو مجھے نیند آرہی ہے

زویااپنی آنکھ مسلتے بولی

اچھاتم سب فریس ہو جاؤپہلے جاکر

باباجان نے کہااورایک ملازم کوہدایت دینے لگے

گل خان جاؤاوپر والے پورشن کادوکمرہ کھولوادو

باباجان نے حکم دیاوہ تابداری سے سر کو خم کرتااپر والے پورشن میں چلاگیا

جبھی کوئی شخص اندر داخل ہوااوراُن سب کو دیکھ کرآنکھیں حیرت سے پھٹی آنکھوں کے سامنے کل کاپوراواقع گھومنے لگا

کیاہواایسے کیادیکھ رہی ہو

ارسم نے ماہم سے پوچھاتواس نے سامنے دیکھنے کااشارہ کیا

یہ کون ہے

ارسم نے اُن سب کو دیکھتے ناسمجھی سے گویاہوا

جو کل میں نے واقعہ بتایاتھاناوہ ہی ہے یہ سب لیکن یہ سب یہاں کیاکررہے ہے

اس نے اُنہیں دیکھتے کہااوریہاں آنے کاسبب سوچنے لگی

واویارمزاآئے گاآخر میڈل ملناچاہیئے انہیں،اانہونے تمہاری واٹ لگادی

ارسم پرجوش انداز میں کہتاآگے بڑھنے لگا

کتنے بد تمیز ہو تم

اُسے ایکسائٹڈ ہوتا دیکھا ماہم کو تو آگ ہی لگ گئی

پہلے تم تمیز سکھوں، شوہر ہوں میں تمہارا اور یہ تم کیا ہوتا ہے

ارسم نے اسکے بال کی لٹ کھینچتے کہا

صرف نکاح ہوا ہے ہمارا

ماہم نے اُسے جتایا ارسم ہنہ کہتا شفقت کہاں کے جانب بڑھا

اسلام و علیکم باباجان

ارسم نے ادب سے سلام کیا وہ ماہم اور صدام خان کے باباجان کو خود بھی باباجان کہا

کرتا تھا اصل میں وہ اسکے بڑے باباجان تھے، ارسم کے بابا اور ماما کا انتقال ہوئے بہت

عرصہ ہو چکا تھا، جب ایک دن شفقت خان اور اُنکی بیوی رقئیہ بیگم نے اُن دونوں کا

نکاح کا اعلان کر دیا تھا اُن دونوں کو کوئی اعتراض نہیں تھا وہ اچھے دوست تھے

وعلیکم السلام بیٹا، یہ ہمارے مہمان ہے، انہیں اپنے پورشن میں لے جاؤ ماہم بیٹا تم بھی

ان بچیوں کو لے جاؤ

شفقت خان نے ارسم سے کہے کر ماہم کو مخاطب کیا تو وہ دونوں نے ہاں میں سر ہلایا، اور

اُنہیں اوپر لے گئے

وہ سب دوپہر کا کھانا کھا کر اوپر والے ہی پورشن میں لاؤنج میں بیٹھے تھے اور اپنے بارے میں بتا رہے تھے ماہم اور ارسم کو اُن سب سے بات کرنا اچھا لگ رہا تھا، آخر اُنہیں کی طبیعت کے مالک تھے، وہ سب کو اب نیند آنے لگی تھی رات کے جاگے ہوئے تھکن سے اب نیند آ رہی تھی آنکھیں بمشکل کھولے بیٹھے تھے

اچھا تم سب آرام کر لو

ارسم نے اُنکی حالت دیکھتے کہا

ہاں مجھے نیند آ رہی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذوہان نے طلحہ کے کاندھے پر سر رکھتے مندی مندی آنکھوں سے کہا اُن سب کی آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھی، ارسم اور ماہم اُنہیں کمرے میں چھوڑ کر چلے آئے باہر، وہ سب کو جہاں جگہ ملی وہی سو گئے بیڈ پر طلحہ حمزہ شان اور ذوہان جیسے جگہ ملی سو گئے، صارم کو تو بیڈ پر سونے کو ملا ہی نہیں وہ صوفے پر ہی سو گیا اور دوسرے روم میں بھی یہی حالت تھی اُن سب کی وہ سب کو بھی جہاں جگہ ملی سو گئ

رات کے نو بج گئے تھے مگر وہ سب تو جیسے گدھے گھوڑے سب بیچ کر سوئے تھے بابا جان کے حکم پر ارسم اُنہیں اٹھانے آیا تھا، کمرے میں داخل ہوتے ہی اُسکا استقبال اندھیروں نے کیا، وہ لائٹ آن کرنے کے لیئے آگے بڑھا ہی تھا جب کسی وجود سے ٹکرایا توازن برقرار نا رکھ سکا اور لڑکھڑا کر اس پر گرا لیکن وہ وجود کسمسا کر پھر سو گیا ارسم کھڑا ہو کر جلدی سے لائٹ آن کی اور پھر کمرے کو دیکھا اُسکی آنکھیں پھٹنے کے قریب تھی، بیڈ پر اڑا ترچھا طلحہ سویا تھا وہاں اور شان بیڈ کے ایک سائڈ پر عجیب طریقیں سے سو رہے تھے اور دوسرے سائڈ زمین پر حمزہ سینے کے بل سویا ہوا تھا، بلینکیٹ صرف اسکے چہرے پر تھا جس سے اُسکی شکل واضح نہیں ہو رہی تھی صارم جو صوفے پر سو رہا تھا وہ اب دروازے کے قریب سویا تھا ارسم کا سر تو چکرا گیا کمرے کی ایسی حالت دیکھ کر پھر قدم بڑھا کر صارم کے جانب بڑھا

سنو

وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اُسے اٹھانے کی کوشش میں تھا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوا

صارم اٹھو

وہ اُسے زور زور سے ہلانے لگا صارم بوکھلا کر اٹھ بیٹھا اور چاروں طرف دیکھنے لگا

چلو شکر ہے اٹھے تو تم

ارسم نے سکھ کی سانس لی

کتنا وقت ہوا

صارم نے اٹھتے ہوئے سوال کیا

نو بج گیا ہے

ارسم نے گھڑی دیکھتے کہا

تم یہاں کیوں سو رہے تھے

ارسم نے سوال کیا

میں صوفے پر سو رہا تھا نا جانے میں یہاں کیسے آگیا

صارم نے نا سمجھی سے کہا

اچھا اسے چھوڑو

ارسم کہے کر حمزہ کے جانب بڑھا

اٹھو

ارسم نے اُسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا مگر وہ ویسے ہی سو یا رہا

ہٹو میں اسے دیکھتا ہوں تم طلحہ کو اٹھاؤ

صارم کہے کر حمزہ کے جانب بڑھا اور ارسم طلحہ کے جانب

حمزہ اٹھ

صارم نے اسکے سر سے بلانکیٹ تھوڑا سا کھینچتے کہا مگر وہ بھی اپنے نیند کا، اُسے نا اٹھا دیکھ صارم نے ایک جھٹکے سے اسکے سر سے بلانکیٹ کھینچا جس کی وجہ سے حمزہ کا سر بیڈ سے لگا وہ بلبلا کر اٹھ بیٹھا اور اپنے سر کو سہلانے لگا

ایسے اٹھاتے ہے کسی کو

اسنے کڑے تیوروں سے کہا لیکن صارم اُسکی بات نظر انداز کر ہوئے ذوہان اور شان کے جانب بڑھا پھر جیسے تیسے کر کے وہ سب اٹھے اور فریش ہو کر نیچے والے پورشن میں ڈنر کرنے چلے گئے

انسان بن جا یہ تیرا گھر نہیں ہے

طلحہ نے دانت پیس کر شان اور ذوہان سے کہا جو ایسے کھا رہے تھے جیسے پہلے کبھی کھایا نا ہو، طلحہ کے کہنے پر اُن دونوں نے سر اٹھا کر سب کو دیکھا جو اُنہیں ہی حیرت سے دیکھ رہے تھے اس بے عزتی پر دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر کھسیانی ہنسی ہنسنے لگے

وہ آنٹی نے کھانا بہت اچھا بنایا ہے

جب کچھ سمجھ نا آیا تو اسنے کھانے کی تعریف ہی کر دی

ہاں تم دونوں کو دیکھ کر لگ رہا ہے

صدام خان نے طنز کیا

اور باقی سب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

اپنے گھر پر اطلاع دے دی تم سب نے

شفقت خان نے اُن سب کو دیکھتے کہا تو سب نے ہاں میں سر ہلایا اور باتوں میں مصروف ہو گئے

کھانا کھا کر سب کمرے میں بیٹھے تھے وہ پانچوں اور ارسم ایک کمرے میں ماہم اور وہ پانچوں ایک کمرے میں

مووی دیکھو گی

ماہم نے اُن سب سے کہا

ہور ور ہو تو لگاؤ

حانم نے کہا

رات کا گیارہ بجا ہے

ہانیہ نے اُسے وقت بتا کر کچھ سمجھانا چاہا

ہاں تم ایسا ہی کرتی ہو ڈر لگے گا پھر بھی دیکھو گی

زویا نے حانم سے کہا

میں لگا رہی ہوں مووی

ماہم نے کہا اور ساری لائٹ بند کر دی، بیچ میں ماہم ہاتھ میں لیپ ٹاپ لیے بیٹھی تھی

اور اسکے پاس وہ سب بھی بیٹھی ہارر مووی دیکھنے میں مصروف تھی ڈر تو لگ رہا تھا لیکن

پھر بھی وہ سب دیکھ رہی تھی حانم ہانیہ اور زویا تو ایکدم اُن تینوں سے چپکی بیٹھی تھی

خاموشی میں صرف لیپ ٹاپ سے آواز آ رہی تھی

صارم جو وہاں سے گزر رہا تھا کھڑکی سے اُن سب کو ڈرا سہما بیٹھا دیکھ لیا جب لیپ ٹاپ

پر نظر پڑی تو معاملہ سمجھ آیا، اُسکی دماغ نے کام کرنا شروع کیا ہونٹوں پر شیطانی

مسکراہٹ لیے کمرے کے جانب بڑھا، کمرے میں پہنچتے ہی اُن سب کو دیکھ کر

مسکرانے لگا

تیرے دانت کیوں نکل رہے ہے

شان نے اُسے مسکراتا دیکھ کر پوچھا

میں جو بتاؤنگا نہ وہ سن کر تم سب کے بھی دانت نکلینگیں

صارم نے صوفے پر بیٹھ کر مسکرا کر کہا

کیا

ارسم نے سوال کیا

پھر اسنے ساری بات بتادی اور جو اسکے دماغ میں چل رہی تھی وہ بھی بتادیا اُسکا پلان سن

کر اُن سب کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ رینگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے ڈر لگ رہا ہے

زویا نے دبی دبی آواز میں کہا

بند کردو تب

نور نے اُسے دیکھتے کہا

نہیں میں دیکھو نگی

لیکن زویا نے اُسے روکا

ڈرلو یا دیکھ لو

نور نے اُسے آنکھیں دکھائی

یار آنکھیں مت دکھاؤ چڑیل لگتی ہو

ہانیہ نے کہا پھر لیپ ٹاپ میں دیکھنے لگی جہاں ایک وجود تھا جس کا جسم پورا جھلسا ہوا بال

آگے تھا وہ خوفناک شکل کی تھی، وہ سب خوف سے لیپ ٹاپ پر نظر گاڑے بیٹھی تھی

چرچرچر

تبھی دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ سب جو پہلے ہی خوفزدہ تھی دروازے کی آواز سن کر

اُنکے خوف میں اضافہ ہوا اُنکی سانس اٹکی اور پھر ڈرتے ڈرتے دروازے کے جانب

دیکھا جہاں دروازہ کھولا تھا

ک۔۔کچھ نہیں ہے

حانم نے اُن سے زیادہ خود کو تسلی دی

ہاں

ماہم نے کہا اور پھر آٹھ کر دروازہ بند کر کے واپس اپنی جگہ پر بیٹھی

چرچرچر

تھوڑے وقفے بعد پھر آواز آئی ایک بار پھر اُن سب نے دروازے کے جانب دیکھا

لیکن دروازہ بند تھا پھر ایک دوسرے کو دیکھا اُن کے ماتھے پر پسینہ چھوٹنے لگا

دروازہ تو بند ہے

جنت نے کہا تبھی اُسکی نظر بالکونی کے دروازے پر پڑی جہاں دروازہ کھولا تھا

اسکا دروازہ کھلا ہے

جنت نے اُن سب سے کہا

اچھا تو بند کر کے آؤ

ہانیہ نے کہا

میں کیوں جاؤں تم جاؤں

جنت نے صاف منا کر دیا

میں۔۔میں کیوں جاؤں

ہانیہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

جاؤ بند کرو

زویا نے جھنجلا کر کہا

تم ہی چلی جاؤ

ہانیہ نے اُسے چٹکی کاٹتے کہا

چلی جاتی ہوں تم لوگو کی طرح ڈرپوک نہیں ہوں میں

زویا نے تھوک نگلتے ہوئے کہا ڈر تو اُسے لگ رہا تھا مگر بہادر بھی تو بن نا تھا، وہ جلدی

جلدی دروازہ بند کر کے مڑ کر جانے لگی پر وہ جانا سکی اُسکی سانس تھمی وہ ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑی اور سامنے دیکھ کر سکون کی سانس لی اُسکا ڈوپٹہ بالکونی کے دروازے میں پھنسا تھا، اسنے ڈوپٹہ نکالنے کے لیئے دروازہ کھولا ہی تھا جب کسی نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اسنے خوف سے ڈرتے ڈرتے اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں کسی کا جھلسا ہوا ہاتھ زویا کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اُسکی تو آواز ہی نہیں نکلی

آآآآآآآ

اور جب وہ چیخی تو پورے پورشن کی در و دیوار ہلا کر رکھ دیا

کیا۔۔ ہوا کیا ہوا

وہ سب بوکھلا کر اسکے جانب بڑھی زویا روتے ہوئے جلدی سے ہاتھ چھڑوا کر اُن سب کے طرف بھاگی اسکے چہرے پر خوف صاف نظر آرہا تھا آنسو مسلسل اسکے گالوں کو بگھو رہے تھے

کیا ہوا رو کیوں رہی ہو

جنت نے پریشانی سے پوچھا

وہ۔۔ وہ

وہ کچھ بول ہی نا سکی اور جبھی لیپ ٹاپ سے خوفناک ہنسنے کی آواز آنے لگی اُن سب نے

لیپ ٹاپ کے جانب دیکھا جو اُنکے سامنے ہی پڑا تھا اور اس منظر کو دیکھا جہاں ایک شخص کسی کی آنکھوں میں کھینچی ڈالتا پھر نکلتا بار بار وہ یہی عمل کر رہا تھا وہ سب خوف سے چیختے ہوئے بیڈ پر جا کر کھڑی ہو گئی

چر چر چر

پھر سے دروازہ کھولنے کی آواز آنے لگی اُن سب نے ڈر سے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دروازے کے جانب دیکھا جہاں کسی کی پرچھائی نظر آرہی تھی اور لمبے لمبے اُڑتے ہوئے بال دکھ رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یااللہ کاش یہ کوئی خواب ہو

ماہم نے اپنی آنکھیں صاف کرتے کہا

اب کیا کریں ہم

حانم نے روتے ہوئے کہا جبھی کسی کا سایہ بالکونی میں نظر آیا اُن سب نے دیکھا اور لمحہ ضائع کیے بغیر کمرے کے باہر دوڑ لگا دی جس کو جہاں سمجھ آرہا تھا وہاں چلا گیا ہانیہ کچن میں کھڑی خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی جبھی سامنے دیکھا کوئی کالے کپڑے میں کھڑا تھا وہ اسکے ہی جانب آرہا تھا ہانیہ ڈر کر پاس پڑا پین اُٹھایا اور اُسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر جہاں سمجھ آرہا تھا وہاں مارتی گئی اور وہ کراہتا وہی چیئر پر بیٹھ کر اپنا سر اور

ناک سہلانے لگا ہانیہ نے پین وہی اچھالا اور کچن سے باہر بھاگ گئی لیکن پین اڑتا ہوا چیئر پر بیٹھے وجود کو لگا

آہ

دن میں تارے دیکھنا کسی کہتے ہے کوئی اس سے پوچھتا

جنت ادھر اُدھر دیکھتی ہاتھو میں پکڑے موبائل میں فلیش آن کیئے راہداری سے گزر رہی تھی جب کسی سے ٹکرا و ہوا وہ لڑکھڑاتے ہوئے اسکے اوپر گری دونوں زمین بوس ہوگئے جنت جب سنبھلی تو اسکے سینے سے سر اٹھا کر دیکھا جہاں چہرے کی آگے پورا بال بکھرے تھے وہ جو بھی تھا اسنے جنت کو دھکا دے کر خود کھڑا ہو گیا جنت لڑکھڑاتے ہوئے سنبھلی تو اُسے دیکھا جو کالے کپڑے کو اُٹھایا ہوا تھا اور جب اُسکی نظر نیچے پڑی جہاں کسی لڑکے کا پاؤں نظر آرہا تھا اُسے کچھ کچھ سمجھ آنے لگا جنت نے جلدی سے پاس پڑا واس اُٹھایا، اُسے روکنے کے لیے دے مارا وہ جو بھاگ رہا تھا اسکے سر پر واس لگا وہ کرایا مگر روکا نہیں اور دوڑتے ہوئے اُسی اندھیرے میں غائب ہو گیا

حانم ڈر کر صوفے کے کونے میں دبکی بیٹھی تھی خوف سے وہ بار بار آگے پیچھے دیکھتی

اور ساتھ میں رونے کا شغل بھی فرما رہی تھی جب کوئی صوفے پر آ کر بیٹھ گیا حانم سانس رکی، وہ ڈرتے ہوئے پلکیں اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں کوئی بلیک ڈریسنگ کئے ہوئے تھا صوفے پر بیٹھا وجود اب اپنے سر سے وگ نکال رہا تھا حانم اب آنکھیں صاف کرتی اُسے ہی غور سے دیکھ رہی تھی، وگ نکال کر اسنے کالا کپڑا اُتارا اور وہی صوفے پر پھینک دیا حانم پوری آنکھ کھولے اُسے ہی دیکھ رہی تھی، وہ اب پانی پی کر اسکے جانب مڑا اُسکی شکل دیکھ کر حانم کا خوف کہیں دور جا کر سویا اور غصّہ غالب ہوا وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اُسکا بال اپنے ہاتھوں کے مٹھی میں جکڑے زور زور سے کھینچنے لگے

آج تم نہیں بچو گے میرے ہاتھوں لنگور

حانم نے اور زور سے اُسکا بال نوچا

چھوڑو ریڈیو میرا بال مت خراب کرو

حمزہ کو اپنے بال کی فکر ہوئی

آج میں تمہارا خون پی جاؤنگی

حانم نے دانت پیستے ہوئے کہا

مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا تم ڈاین ہو

حمزہ بعض نہیں آیا حانم کو مزید غصّہ آیا اسنے وہی جگ اُٹھایا اور اُسے دے مارا

آہ

حمزہ کراہیا

بیوقوف

حمزہ نے کھاجانے والی نظروں سے اُسے دیکھا جو کچھ ڈھونڈرہی تھی اُسے مارنے کے لیئے کسی بھی طور پر اُسکا غصّہ کم نہیں ہو رہا تھا اُسکا غصّہ دیکھ حمزہ دبے پاؤں بھاگ گیا

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین